شادی اور طلاق

کے بارے مےں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

فہرست

مقدمہ: ۱۲

سوال1۔ مسلمان، سنت نکاح اور کنوارے پن کے سلسلے مےں کےا نظرےہ رکھتے ہےں۔ ۱۸

سوال2۔ پرانے زمانے میں ریاضت اور مشقت کی عمومی تحریک کس طرح وجود میں آئی؟ ۱۹

سوال3۔ یہ عقیدہ کیونکر وجود میں آیا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے؟ ۱۹

سوال4۔ کلیسا کے کنوارے پن کی طرف جھکاؤکی وجہ کیا تھی؟ ۲۰

سوال۵ ۔ یہ بتائیے کہ کلیسا کن حالات میں شادی کو ایک جائز عمل قرار دیتا ہے؟ ۲۱

سوال6۔ مہربانی کرکے طلاق کے بارے میں کلیسا کے نظریہ کی وضاحت کیجئے؟ ۲۲

سوال7۔ عورت کے بارے میں پرانے اقوام و قبائل کے نظریات کیا تھے؟ ۲۲

سوال۸۔ انسان میں نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟ ۲۳

سوال۹۔ جنسی رجحان کے بارے میں اسلامی نظریے کی وضاحت کیجئے۔ ۲۳

سوال۱۰۔اسلام اور عیسائیت کے عقائد کے بارے میں دانشوروں کی کیا رائے ہے؟ ۲٤

سوال۱۱۔ کیا جنسی تعلقات روحانیت کے منافی عمل ہے یا نہیں؟ ۲٤

سوال۱۲۔ کیا اسلام نے جنسی لذت سے دور رہنےکی تجویز پیش کی ہے یا نہیں؟ ۲۵

سوال١٣۔ کـیا مغربـی دنیا آج بھی جنسی اخلاقیات کو اسی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ جس نگاہ سے پہلے دیکھتی تھی؟ ٢٦

سوال١٤۔کـیا ہم پر مغربـی ممالک کے افکار کا اثر تیزی اور آسانی سے ہوا ہے یا آہستہ آہستہ اور مشکل سے؟ ٢٦

سوال١٥۔کـیا جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے؟ ٢٧

سوال١٦۔کـیا آپ کـی نظر میں تقوی شادی کـی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟ ٢٧

سوال١٧۔کـیا جنسی اخلاقیات بھی عام اخلاقیات کا ایک حصہ کہلائے جانے کے لائق ہے؟ ٢٨

سوال١٨۔جنسی خواہشات کو پورا کرنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے؟ ٢٨

سوال١٩۔ ول ڈیورنٹ کنوارے پن (بکارت) اور شرم و حیا کے بارے میں کـیا رائے رکھتا ہے؟ ٢٩

سوال٢٠۔ قدیم جنسی اخلاقیات کـی اساس کس چیز کو قرار دیا جاسکتا ہے؟ ٣٠

سوال٢١۔جنسی تعلقات میں جدید اخلاقیات سے کـیا مراد ہے؟ ٣٠

سوال٢٢۔برائے مہربانی یہ بتائیں کہ نئی جنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کـی بنیاد کن اصولوں کو قرار دیا ہے؟ ٣١

سوال٢٣۔کـیا جنسی آزادی سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے؟ ٣٢

24- حق او رآزادی کی اساس اور بنیاد کون سی چیز ہے؟ ٣٢

25- کیا انسان دوسروں کی آزادی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ ٣٣

26- اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کا نام کیا ہے؟ ٣٤

27- لوگوں کو کیونکر اخلاقیات کی تعلیم دینی چاہیے؟ ٣٤

28- مفید اور موثر اخلاقی روش کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔ ٣٥

29- کیاسماج کے افراد کو ہمیشہ قدرت و طاقت کا حامل خیال کرنا ایک صحیح عمل ہے؟ ٣٥

30- ایک گھر کو کس طرح کا مرکز ہونا چاہیے؟ ٣٦

31- یہ فرمائیں کہ گھریلو ماحول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ ٣٦

32- سماجی ماحول کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ ٣٧

33- کیا سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کی جگہ قرار دینا ٹھیک ہوگا؟ ٣٧

34- میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کس طرح زیادہ اہمیت کی حامل ہے؟ ٣٨

35- سب سے اہم سماجی پہلوکون سا ہے؟اور یہ کہ شادی کا سب سے اہم پہلوکیا ہے؟ ٣٨

36- مرد اور عورت کی ایک دوسرے کی طرف کشش کیسے وجود میں آئی؟ ٣٩

37- سماجی ہمدریوں کے لئے کیسی فضاء کی ضرورت ہوتی ہے؟ ٣٩

38- قرآن کریم نے مومنین کے پاک ایمانی جذبات کی تشبیہ کس چیز سے دی ہے؟ ٤٠

39- کون سی چیز گھریلو مہر و محبت کا باعث بنتی ہے؟ ٤٠

40- انسان میں صلاحیتوں کی نشو و نما کن نتائج کی حامل ہے؟ ٤١

41- کیا پرانے جنسی اخلاقیات انسانی صلاحیتوں کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں؟ ٤٢

42- اکثر سماجی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟ ٤٢

43- ذہنی اور نفسیاتی انکشافات کس حد تک عام لوگوں کی توجہ کا مرکز ہیں؟ ٤٣

44- شہوتوں کو دبائے رکھنے کے کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟ ٤٣

45- کیا آج کل کے جوانوں شادی کی طرف رغبت اور دلچسپی پائی جاتی ہے؟ ٤٤

46- کیا خواہشات کی تسکین اور تقوی کے درمیان کوئی رابطہ پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں؟ ٤٤

47- انسانوں اور حیوانات میں پائی جانے والی تمنا اور خواہش کے بارے میں تھوڑی وضاحت کیجئے۔ ٤٥

48- کیا فطری خواہش کی طرح جھوٹی تمنا کی تسکین بھی ممکن ہے؟ ٤٦

49- کیا صلاحیتوں کے نکھار کے لئے خواہشات کو کچلناضروری ہے؟ ٤٦

50- کیا جنسی میلانات کی مخالفت کرنا صحیح ہے ؟ ٤٦

51- کیا انسان کو اخلاق میں بھی ڈیموکریسی کے اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ ٤٧

52- جنسی اخلاق کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟ ٤٧

53- عشق کا جنسی اخلاق سے کیا تعلق ہے؟ ٤٨

54- کیا عشق صرف خداوند تعالی سے مخصوص ہے یا انسانوں سے بھی عشق کرنا ایک صحیح اور شائستہ عمل ہے؟ ٤٩

55- کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو عشق کو صرف ایک جنسی جبلت مانتے ہوں ؟ ٤٩

56- عشق کی دو قسمیں ہونے سے کیا مراد ہے؟ ٥٠

57- کہ کیا مشرقی اور مغربی دنیا میں عشق ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے؟ ٥٠

58- مشرقی دنیا میں عشق کو کیسے سراہا گیا ہے؟ ٥١

59- مشرقی دنیا کی نظر میں عشق کو اس کی معراج تک لے جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟ ٥١

60- کیا مغربی ممالک عشق کو شہوت ہی تصور کرتے ہیں یا کچھ اور؟ ٥٢

61- وہ کون لوگ ہیں جو زندگی کی واقعی مٹھاس چکھنے سے محروم رہے ہیں ؟ ٥٢

62- کیا اسلام جنسی شہوت کو نجس اور ناپاک تصور کرتا ہے؟ ٥٢

63- کیا عقل اور عشق ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت؟ ٥٣

64- عقل اور عشق کی طاقت کے بارے میں وضاحت فرمائیں- ٥٣

65- کیا اپنے اردگرد دوسرے لوگوں کو بھی عشق کرنے کا مشورہ دیا جاسکتا ہے؟ ٥٤

66- روح و بدن کو پگھلانے والا گہرا عشق کن حالات کی پیداوار ہیں؟ ٥٤

67- رومانی عشق سے کیا مراد ہے؟ ٥٥

68- کیا عشق کو شہوت سے جدا کرنا مادیت پسندی کے اصول سے ہم آہنگی رکھتا ہے؟ ٥٥

69- کیا مودت و رحمت کا شہوت سے کوئی فرق ہے یا نہیں ؟ ٥٦

70- عشق کو معراج کیسے حاصل ہوتی ہے؟ ٥٦

71- اسلام میں شادی کتنے طریقوں سے ہوتی ہے؟ ٥٧

72- کیا مستقل شادی میں مرد کو عورت کے روزمرہ کے اخراجات (نان و نفقہ) برداشت کرنا ہوں گے؟ ٥٨

73- مستقل شادی میں عورت اپنے شوہر کو گھر کے سرپرست کی حیثیت سے دیکھے گی یا کسی دوسرے عنوان سے ؟ ٥٨

74- کیا مستقل شادی کے نتیجے میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی میراث میں سے حصہ ملتا ہے؟ ٥٩

75- کیا مستقل شادی میں میاں بیوی خود کو بچوں کی پیدائش سے روکنے کا حق رکھتے ہیں؟ ٥٩

76- کیا مہر صرف مستقل شادی کے لئے لازمی ہے؟ ٥٩

77- کیا جوانوں میں بلوغ اور جنسی جذبہ کے پیدا ہوتے ہی انہیں شادی کرنے کا مشورہ دینا ایک صحیح اقدام ہے؟ ٦٠

78- کیا مستقل شادی سے قبل عارضی اور تجرباتی شادی کرنا جائز ہے؟ ٦٠

79- نکاح منقطع (متعہ) کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ٦١

80- کیا عورت کو عارضی شادی میں ضبط تولید کی اجازت ہے یا نہیں؟ ٦٢

81. کیا عارضی شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے مستقل شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں سے مختلف ہیں؟ ٦٢

82. کیا ضبط تولید شرعی لحاظ سے ایک جائز عمل ہے یا نہیں؟ ٦٣

83. کیا لڑکیوں کو اپنی پسند سے شادی کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ ٦٣

84. اسلام نے شادی کے بارے میں کن کن چیزوں کو مد نظر رکھا ہے؟ ٦٤

85. کیا لڑکے خود اپنی شادی کا فیصلہ لے سکتے ہیں؟ ٦٥

86. کیا باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی کے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہے، کرسکتا ہے؟ ٦٦

87. کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو شادی اپنے باپ کی اجازت سے کرنی چاہیے، کیوں؟ ٦٦

88. وہ کون سی چیز ہے جو مردوں کو گمراہ کرتی ہے اور اس کی شکست کا سبب بنتی ہے؟ ٦٧

89. عشق کا تجربہ نہ رکھنے والی لڑکیاں کن مشکلات میں گرفتار ہوتی ہیں؟ ٦٧

90. مرد اور عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تھوڑی روشنی ڈالئے۔ ٦٨

91. کیا اسلام مرد اور عورت کے حقوق کی برابری کا مخالف ہے؟ ٦٨

92- انسانی حقوق کا اعلانیہ کن بنیادوں پر مشتمل ہے؟ ٦٩

93- یہ بتائیے کہ کون سی چیز زوجین کی گھریلو زندگی کے خاتمے کا سبب بنتی ہے؟ ٦٩

94- کیا طلاق دینے کا حق صرف مرد کو حاصل ہے؟ ٧٠

95- کیا مرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عورت کو طلاق نہ دے اور اس طرح اسے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے رکھے؟ ٧١

96- کیا اسلام طلاق دینے کی حمایت کرتا ہے یا مخالفت ؟ ٧١

97- خداوند تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ نا پسند چیز کیا ہے؟ ٧٢

98- ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت میں طلاق کا ذکر کس صورت میں ہوا ہے؟ ٧٢

99- کیا شادی کی طرح طلاق کے لئے بھی قوانین وضع کئے گئے ہیں؟ ٧٣

100-اسلام میں شادی کے فطری انتظام سے کیا مراد ہے؟ ٧٣

101- اسلام میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کی بقاء کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتا ہے؟ ٧٤

102- جنسی لذت اندوزی سے متعلق اسلام کی رائے بیان کیجئے۔ ٧٤

103- کیا اسلام طلاق کو تاخیر میں ڈالے جانےکا موافق ہے یا نہیں ؟ ٧٥

104- کیا شادی کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟ ۷۵

105- کیا اسلام نے مرد کو صرف اس لئے طلاق کا حق دے رکھا ہے کہ وہ عورت کانان و نفقہ فراہم کرتا ہے؟ ۷۶

106- ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت کیا ہے، ایک ہی مرد یا عورت سے شادی کرنا یامتعدد شادیاں؟ ۷۶

107- کیا موجودہ دور میں زندگی کی دشواریوں کے لئے صنعتی انقلاب کو قصوروار ٹھہرایا جاسکتا ہے ؟ ۷۷

108- کیا مستقل شادی ذمہ داریوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے یا عارضی شادی؟ ۷۷

109- آپ کے خیال میں متعدد شادیوں کی اصل وجہ کیا ہے؟ ۷۸

110- مشترکہ زندگی کو توازن اور تعادل بخشنے والا بہترین عامل کون سا ہے؟ ۷۸

کتاب سے متعلق سوالات ۷۸

مقدمہ:

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شادی کرنے والا انسان اپنے دین کے آدھے یا ایک تہائی حصہ کو محفوظ کرلیتا ہے جس کے بعد باقی حصے کی تکمیل کے لئے اسے تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

شادی سنت نبوی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نوجوانوں کو اس مقدس امر کی طرف ترغیب دلاتے تھے۔

یقیناً پہلے زمانے میں مہریہ اور دیگر انتظامات ہلکے اور کم ہوا کرتے تھے۔ اس زمانے میں شادی کے بندھن میں بندھنے والے دولہا دلہن کے گھر والوں کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ وہ انہیں زندگی گزارنے کے لئے نہایت ضروری اور بنیادی ساز و سامان بہم پہنچا سکیں۔ وہ صرف اسی پر اکتفاء کرتے تھے۔ ایسا بہت کم ہوتا کہ انتظامات مذکورہ حدود سے آگے بڑھ جائیں۔ حتی کہ ہوتا یہ تھا کہ دولہا اپنے والد کے گھر میں ایک کمرہ منتخب کرتا اور شادی کے بعد میاں بیوی وہیں سے اپنی مہر و محبت سے بھری عملی زندگی کا آغاز کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

"شادی کرنا میری سنت ہے، جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرے، میری امت میں سے نہیں ہے۔"[1]

بعض جوانوں کا خیال ہے کہ شادی کے بعد ان کی مالی حالت کمزور پڑ سکتی ہے اور شاید وہ اپنی شادی شدہ زندگی کا بھرم نہ رکھ سکیں۔ حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر تم فقیر اور غریب ہو، تو شادی کرلو کہ اس طرح خداوند تعالی اپنے فضل و کرم سے تمہیں غنی بنا دے گا۔"

خداوند تعالی فرماتا ہے:

"اور وہی وہ خداہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنا دیا ہے اور پروردگار ہر چیز پر قدرت رکھنےوالا ہے"[2]

اسلام جیسے مقدس دین میں ہر شخص کو اپنے لئے ایک مناسب شریکہ حیات کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ممکن ہے کہ وہ گناہ کی طرف مائل ہوجائے، اس لئے شادی گناہوں سے دور رہنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

اسی طرح فرماتا ہے:

---

[1] بحار، ج ۱۰۲، ص ۲۱۷
[2] سورہ فرقان، آیت نمبر ۵۴

"اور اپنے کنوارےجوان لڑکوں اور لڑکےیوں اور اپنے نےیک اور شائستہ غلاموں اور کنےزوں کے نکاح کا اہتمام کرو کہ اگر وہ فقےر بھی ہوں گے تو خدا اپنے فضل و کرم سے انہےں مالدار بنادے گا کہ خدا بڑی وسعت والا اور صاحب علم ہے"[3]

اس مقدس امر کو انتہائی مشکل اور سخت بنا دےنے والے عوامل مےں سےایک عمل بے جا اور نا مناسب سختےاں ھیں جو اس بےچ کھڑی کی جاتی ھیں۔ یہ سختےاں ھی اس بات کا باعث بنتی ھیں کہ طرفےن مےں سے کوئی بھی اپنے ذوق وسلےقہ اور پسند کے مطابق عمل نہےں کر پاتا اور اس طرح شادی ان کے لئے ایک ناممکن امر کی صورت اختےار کرجاتی ہے۔ ہاں !یہ بات بالکل ٹھےک ہے کہ دنےا کا ہر انسان اپنی کچھ آرزوئےں اور ارمان رکھتا ہے لےکن ان آرزوؤں کو شادی کی راہ مےں رکاوٹ بننے نہےں دےنا چاھئے۔

گذشتہ زمانے مےں لوگوں کی توقعات انتہائی قلےل اور قابل دسترس ہوا کرتی تھےں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شادےاں بڑی آسانی سے ہوجایا کرتی تھےں اور یوں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا احترام کرتے تھے۔

---

[3] سورہ نور، آیت نمبر ٢٢

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کی برکات اور قدر و قیمت سے آگاہی حاصل کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

حق تعالیٰ کی عنایت اور رحمت چار مقام پر انسان کی طرف متوجہ ہوتی ہے:

بارش کے دوران، جب بیٹا باپ کو نگاہ محبت سے دیکھے، خانہ خدا کا دروازہ کھلتے وقت اور اس وقت جب کسی کاعقد و نکاح پڑھا جاتا ہے۔"[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

شادی کرو اور اپنے کنوارے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی کراؤ کیونکہ ایک مسلمان کی خوش بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ کسی عورت کے شادی کے تمام اخراجات کی ذمہ داری اٹھائے۔ خدا کے نزدیک، اسلام میں نکاح کے سبب آباد ہونے والے گھر سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔"[5]

شادی کے اثرات میں سے ایک اور مثبت اثر یہ ہے کہ شادی کرنے والے کی نظریں دوسروں کے ناموس کی

---

[4] اسلام میں شادی: ص ۱۷
[5] سابق حوالہ ، ص ۷

طرف کم ہی اٹھتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"جوانو! تم میں سے جو بھی قدرت رکھتا ہو، شادی کرلے تاکہ تمہاری نگاہیں عورتوں کے تعاقب میں کم رہیں اور تمہارے دامن (گناہ اور آلودگی سے) پاک رہیں۔"[6]

اگر لڑکے اور لڑکیاں صحیح وقت پر شادی کریں تو وہ گناہوں سے دور رہیں گے اور یہ مسئلہ اس بات کا باعث بنے گا کہ تمام گھر پاک اور اطمینان و سکون کے ساتھ آباد ہوں۔

کنوارے لڑکے اور لڑکیاں جنسی دباؤ کے پیش نظر روحانی اور نفسیاتی مشکلات میں گرفتار ہوسکتے ہیں۔

شادی کے مقابلہ میں درپیش ایک مسئلہ، طلاق ہے جسے دین اسلام نے ایک مکروہ عمل قرار دیا ہے۔

ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں:

"خداوند تعالی کی طرف سے حلال چیزوں میں سے کوئی چیز طلاق سے زیادہ ناپسندنہیں۔"[7]

---

[6] سابق حوالہ ، ص ۱۴
[7] وسائل، ج ۱۵، ص ۲۸۰

مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی مشکلات اور مسائل خود حل کریں تاکہ ان کے درمیان جدائی کی نوبت نہ آنے پائے۔

طلاق کے بارے میں یہی کافی ہوگا کہ ہم سورہ طلاق کی آیت نمبر ۱ سے ۷ تک کی طرف رجوع کریں:

" بنام خدائے رحمان و رحیم۔ اے پیغمبر اسلام! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے حساب سے طلاق دو اور پھر عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ تمہارا پروردگار ہے اور خبردار انہیں ان کے گھروں سے مت نکالنا اور نہ وہ خود نکلیں جب تک کوئی کھلا ہوا گناہ نہ کریں - یہ خدائی حدود ہیں اور جو خدائی حدود سے تجاوز کرے گا اس نے اپنے ہی نفس پر ظلم کیا ہے تمہیں نہیں معلوم کہ شاید خدا اس کے بعد کوئی نئی بات ایجاد کردے۔"

ہم جس دنیا میں زندگی بسر کررہے ہیں وہ بظاہر اس قدردلکش اور خوبصورت ہے کہ اس نے تمام جوانوں کو شادی جیسے سیدھے راستے سے انحراف پر مجبور کردیا ہے اور جوان لوگ شادی کے لئے صحیح اقدامات عمل میں نہیں لاتے۔ ہم نے اس کتاب میں شادی اورطلاق کے موضوع پر روشنی ڈالی ہے اور اس بارے میں حضرت آیت اللہ مطہری سے چند سوالات پوچھے ہیں۔

ہم نے اس بارے مىں پوچھے جانے والے اپنے تمام سوالات کے جوابات حضرت آىت اللہ مطہرى کى کتاب "اسلام اور مغربى دنىا مىں جنسى اخلاقىات" اور "اسلام مىں حقوق " سے لئے ہىں۔

سوال1۔ مسلمان، سنت نکاح اور کنوارے پن کے سلسلے مىں کىا نظرىہ رکھتے ہىں۔

جواب:ہم مسلمان مىاں بىوى کے اىک دوسرے کى طرف جھکاؤ اور محبت کو خداوند تعالى کے وجود کى اىک نماىاں علامت اور عقد و نکاح کو سنت نبوى صلى اللہ علىہ وآلہ وسلم سمجھتے ہىں جب کہ کنوارے پن کو اىک قسم کى برائى خىال کرتے ہىں، ہم جب ىہ سنتے ىا پڑھتےہىں کہ بعض مذاہب اور عقائد کے مطابق جنسى تعلقات بذات خود نہاىت نجس اورکسى کے ساتھ بھى جنسى تعلقات قائم کرنا (اگر چہ قانونى اور شرعى مىاں بىوى ہى کىوں نہ ہو) تباہى و بربادى کا باعث بن سکتا ہے، تو بہت حىران ہوتے ہىں۔

اس سے بھى زىادہ عجىب بات ىہ ہے کہ کہتے ہىں: قدىم زمانے کے لوگ عام طور پر اس وہم مىں مبتلا رہتے تھے۔

سوال2۔ ۔ پرانے زمانے میں ریاضت اور مشقت کی عمومی تحریک کس طرح وجود میں آئی؟

جواب:۔۔دور حاضرکا ایک ماہر سماجیات اورفلسفی بریٹرنڈ رسل کہتا ہے:جنسی تعلقات کی مخالفت سے متعلق عوامل اور عقائدبہت پرانے زمانے ہی سے رائج تھے۔ خاص طور پر جہاں جہاں عیسائیت اور بودائی مذہب کا رواج ہوا، وہاں وہاں مذکورہ عقیدے کو بھی تقویت نصیب ہوئی اور" سرٹارک "اس عجیب و غریب فکرکی مثالوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس فکرکے مطابق جنسی تعلقات ایک تباہ کن اور ناپاک عمل ہے۔

دنیا میں بعض علاقے ایسے بھی تھے جہاں اگرچہ عیسائیت اور بودائی مذہب کے اثرات دور دور تک دکھائی نہیں دیتے تھے، پھر بھی ان کے درمیان ایسے ادیان اور راہب موجود تھے جو تجرد اور کنوارے پن کی حمایت کرتے تھے، مثال کے طورپر یہودیوں کے درمیان موجود(acenits) ۔ اور اس طرح دنیا میں ریاضت کی ایک عمومی تحریک وجود میں آئی۔

سوال3۔ یہ عقیدہ کیونکر وجود میں آیا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے؟

جواب:۔یہ عقیدہ اور اصول ایران میں باخترعلاقہ کی طرف پھیلا کہ جنس مادہ (عورت) تباہی و بربادی کا اصل سبب ہے، جس کے ساتھ اس عقیدے نے بھی جنم لیا کہ

ہر قسم کے جنسی تعلقات قائم کرنا ناپاک ہے۔ رفتہ رفتہ اس عقیدے نے عیسائی کلیساؤں کے اصلاحی عقائد میں اپنی جگہ بنا لی اور نتیجے کے طور پر کئی صدیوں تک انسانوں کے ایک عظیم انبوہ کے ذہنوں کوخوف و ہراس اور نفرت میں مبتلا رکھا۔ نفسیاتی ماہرین کے مطابق اس عقیدے نے بہت سی ایسی نفسیاتی بیماریوں کو جنم دیا جن کی مثال ملنا مشکل ہے۔

سوال4۔ کلیسا کے کنوارے پن کی طرف جھکاؤکی وجہ کیا تھی؟

جواب:۔بظاہرعیسائیوں کے درمیان جنسی تعلقات کو اس قدر نجس اور قراردئے جانے کی علت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں کلیسا کا وہ نظریہ جسے انہوں نے ابتدائی زمانے ہی سےپیش کیا وہ یہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے تمام زندگی کنوارے ہی رہے ۔ وہ کہتے تھے کہ اگر عیسی علیہ السلام نے آخری عمر تک شادی نہیں کی تو اس کی وجہ اس عمل کا ذاتی طور پر قبیح اور نجس ہونا تھا۔اور اسی بنا پر تمام عیسائی پادری اور مقدس افراد، روحانیت کے اعلی مرتبے پر فائز ہونے کو اپنی تمام زندگی کے دوران عورت سے آلودہ نہ ہونے سے مشروط سمجھتے ہیں۔ پاپ کا انتخاب بھی ہمیشہ ان ہی لوگوں

میں سے ہوتا ہے جنہوں نے اپنی تمام عمر کے دوران کبھی کسی عورت سے جنسی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

سوال5 ۔ یہ بتائیے کہ کلیسا کن حالات میں شادی کو ایک جائز عمل قرار دیتا ہے؟

جواب:۔کلیسا صرف تولید نسل کی غرض سے کی ہوئی شادیوں کو جائز قرار دیتا ہے۔ اس کے باوجود ان کی نظر میں اس فعل (یعنی عورت کے ساتھ جنسی تعلقات) کی قباحت اور برائی اس عمل (شادی) کے ذریعے زائل نہیں ہوتی۔شادی کو جائز قرار دینے کی ایک اور وجہ ان کے نزدیک اخلاقی برائیوں کو پھیلنے سے روکنا ہے یعنی اس طرح مردوں اور عورتوں کےکھلے عام جنسی تعلقات کی روک تھام میں مدد ملتی ہے۔

راسل کہتا ہے: سنٹ پال کے نظریے کے مطابق تولید نسل کا مسئلہ دراصل ایک فرعی مسئلہ ہے، شادی کی اصل وجہ فسق و فجور کی روک تھام ہے اور بس! یہی دراصل شادی کی بنیادی وجہ ہے کہ جسے چھوٹی برائی کے ذریعہ بڑی برائی سے بچنےکا نام دیا گیا ہے۔

سوال6۔ مہربانی کرکے طلاق کے بارے میں کلیسا کے نظریہ کی وضاحت کیجئے؟

جواب:۔کلیسا شادی کو نا قابل منسوخ اور طلاق کو ممنوع قرار دیتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس طرح کلیسا نے شادی کے تقدس میں اضافہ کرتے ہوئے اسے تحقیر کا نشانہ بننے سے بچایا ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ طلاق کو ممنوع اور شادی کو نا قابل منسوخ قرار دینے سے کلیسا کا مقصد یہ ہو کہ جن لوگوں کو بہشت تجرد (کنوارے پن کی جنت) سے نکال باہر کیا گیا ہے، انہیں اس طریقے سے سزا دی جاتی رہے۔

سوال7۔ عورت کے بارے میں پرانے اقوام و قبائل کے نظریات کیا تھے؟

جواب:۔جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ پرانے زمانے کے اقوام و قبائل عورت کے بارے میں حقارت آمیز رویہ اور نظریہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ عورت مکمل انسان نہیں، بلکہ انسانوں اور حیوانوں کے درمیان برزخ کی حیثیت رکھتی ہے؛ عورت نفس ناطقہ کی حامل نہیں ہے؛ عورت کسی صورت بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتی وغیرہ۔ یہ آراء و عقائد صرف (ایک طرف یعنی)عورت کو مد نظر رکھ کر اپنا فیصلہ سناتے ہیں کہ جس سے نفسیاتی طور پر مردوں میں غرور اور عورتوں میں حقارت کا احساس جگانے کے

علاوہ اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ لیکن جنسی تعلقات کو نجس اور برا قرار دینے جیسا اعتقاد مرد اور عورت دونوں کے جذبات کو مساوی طور پر ٹھیس پہنچاہتا ہےاور اس طرح فطری خواہشات اور مذہبی عقائد کے درمیان ایک جانکاہ کشمکش کا آغاز ہوتا ہے۔

سوال8۔ انسان میں نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب:۔انتہائی خطرناک نتائج کی حامل نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ فطری رجحانات اور سماج مخالف تلقینوں کے درمیان موجود کشمکش ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ غیر معمولی موضوع علم نفسیات اور ماہرین نفسیات کی محفلوں میں خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

سوال9۔ جنسی رجحان کے بارے میں اسلامی نظریے کی وضاحت کیجئے۔

جواب:۔اسلام میں کہیں بھی جنسی رجحان یا اس کے اثرات کے ناپاک ہونے کی طرف اشارہ نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام کی تمام تر کوششوں کا مقصد یہ رہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ان رجحانات کو صحیح سمت دکھا سکے۔ اسلام کی نظر میں جنسی تعلقات کو صرف موجودہ یا آئندہ نسلوں کی سماجی مصلحتیں محدود کرتی ہیں اور اس مقصد کے لئے اسلام نے مختلف تدبیریں کی ہیں کہ جن کا مقصدجنسی خواہشات کو احساس

محرومیت سے بچانا اور ناکامی و سرکوبی سے محفوظ رکھنا ہے۔

سوال10۔اسلام اور عیسائیت کے عقائد کے بارے میں دانشوروں کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بریٹرنڈ رسل جیسے بعض دانشور جہاں عیسائیت، بودائی مذہب وغیرہ پر اس سلسلہ میں اعتراض کرتے ہیں وہیں جب اسلام کی نوبت آتی ہے تو مکمل سکوت اختیار کرتے ہیں۔

رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی "میں صرف اتنا ہی کہتا ہےکہ : محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کنفیوشس (اگر ہم کنفیوشس کے مسلک کو مذہب کہیں) کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کے بانیان نے سیاسی اور سماجی اصولوں کی طرف دھیان دیئے بغیر روح کی تکمیل کو فکری تنویر اور فنا سے مشروط خیال کیا ہے۔

سوال11۔ کیا جنسی تعلقات روحانیت کے منافی عمل ہے یا نہیں؟

جواب:۔بہرحال اسلامی نقطہ نگاہ سے جنسی تعلقات نہ صرف معنویت اور روحانیت کے منافی عمل نہیں، بلکہ یہ انبیاء کے اخلاق کا ایک جز بھی ہے۔ ایک حدیث ہےکہ: "من اخلاق الانبیاء حب النساء"

متعدد روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام اپنی ازواج سے اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ اور اس کےبر عکس وہ رہبانیت کی خو بو پیدا کرنے والے لوگوں کی سخت سرزنش کیا کرتے تھے۔

سوال12۔ کیا اسلام نے جنسی لذت سے دور رہنےکی تجویز پیش کی ہے یا نہیں؟

جواب:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے عثمان بن مظعون نامی ایک صحابی نے زہد و عبادت کو اپنا پیشہ بنا رکھا تھا۔ ان کے دن روزے رکھنے اور راتیں نماز پڑھنے میں بسر ہوتی تھیں۔ ایک دن ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام ماجرا کہہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں تھے، اپنی جگہ سے اٹھے، عثمان بن مظعون کے پاس گئے اور ان سے فرمایا: اے عثمان! جان لو کہ خداوند تعالی نے مجھے رہبانیت کے لئے نہیں بھیجا۔ میری شریعت ایک فطری اور آسان شریعت ہے۔ میں خود بھی نماز پڑھتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں (لیکن ان تمام کاموں کے باوجود) اپنی بیوی سے ہمبستر بھی ہوتا ہوں۔ جو شخص میرے لائے ہوئے دین کی پیروی کرنے کا مشتاق ہے، اسے چاہیے کہ

میری سنت پر عمل کرے۔ شادی بیاہ اور مرد و عورت کے باہمی تعلقات میری سنت میں سے ہے۔

سوال13۔ کیا مغربی دنیا آج بھی جنسی اخلاقیات کو اسی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ جس نگاہ سے پہلے دیکھتی تھی؟

جواب:۔موجودہ دور میں جنسی اخلاقیات کے بارے میں مغربی دنیا کا نقطہ نظر گذشتہ زمانے کے مقابلہ میں پوری طرح تبدیل ہوکر رہ گیا ہے جسے اصطلاحی معنوں میں ہم ۱۸۰ درجے کی تبدیلی کا نام دے سکتے ہیں۔ آج کل کے مغربی ممالک میں ہر طرف جنسی تعلقات کی تقدیس اور احترام، آزادی کی ضرورت اور ہر شرط و پابندی کا خاتمہ جیسے موضوعات پر بحثیں ہورہی ہیں۔ پرانے زمانے میں وہ جنسیات سے متعلق اپنے نظریات کو دین کا نام دیتے تھے لیکن اب اس بارے میں اپنے نئے نقطہ نظر کو علم اور فلسفہ کہہ کر بلاتے ہیں۔

سوال14۔کیا ہم پر مغربی ممالک کے افکار کا اثر تیزی اور آسانی سے ہوا ہے یا آہستہ آہستہ اور مشکل سے؟

جواب:۔اگرچہ پرانے زمانے میں اقوام و قبائل کے درمیان باہمی تعلقات کی نوعیت نہایت کمزور تھی، اس کے باوجود بھی بدقسمتی سے ہم ان کے افکار کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے ۔ لیکن حالیہ زمانےاور موجودہ

حالات میں ہم پر بڑی تیزی سے ان کے نئے افکار کا سیلاب ہماری طرف رواں دواں ہے۔

سوال15۔کیا جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے؟

جواب:۔جنسی اخلاقیات عام اخلاقیات ہی کا ایک حصہ ہے جو انسانوں کی ان عادتوں، خصلتوں اور طریقوں پر مشتمل ہے جن کا تعلق براہ راست جنسی خواہشات سے ہےجیسے عورت کا مرد سے حیاءکرنا، مرد کی غیرت، عورت کی اپنے شوہر سے وفاداری اور پاکدامنی ، اپنے بدن کو ڈھانپنا، نامحرموں کے سامنے اپنے اعضاء کو چھپائے رکھنا، زنا کی ممنوعیت، اپنے قانونی شوہر یا اپنی قانونی بیوی کے علاوہ کسی کو دیکھنے یا چھونے کی ممنوعیت، محرم افراد سے شادی کی ممنوعیت، حیض کے دنوں میں عورتوں سے ہمبستری کی ممنوعیت، عفت کے منافی تصویروں کی اشاعت کی ممنوعیت اور پوری زندگی کنوارا ہی رہنے کی قباحت یا تقدس وغیرہ سب جنسی اخلاقیات میں شمار ہوتی ہیں۔

سوال16۔کیا آپ کی نظر میں تقوی شادی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے؟

جواب:۔کلیسائی پادریوں کے عقیدے کے مطابق تقوی کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ انسان شادی سے پرہیز کرے۔ راسل کہتا ہے: قدیس لوگوں (مقدس پادریوں)کے

رسالوں میں ہمیں شادی سے متعلق دو یا تین خوبصورت عبارتیں دیکھنے کوملتی ہیں لیکن باقی تمام جگہوں پر کلیسائی پادریوں نے شادی کو انتہائی نازیبا کلمات سے یاد کیا ہے۔ دراصل ان کے نزدیک ریاضت کا اصل سبب مردوں کو متقی اور پرہیزگار بنانا ہے جس کے لئے لازمی ہے کہ شادی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردینا چاہیے جسے ایک پست عمل خیال کیا جاتا تھا لہذا بکارت (کنوارے پن) کی کلہاڑی سے شادی بیاہ کے اس درخت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کاٹ کر گرا دو۔ یہ ہے تقدس کے ہدف کے بارے میں سینٹ جیرم کا راسخ عقیدہ !

سوال17۔کیا جنسی اخلاقیات بھی عام اخلاقیات کا ایک حصہ کہلائے جانے کے لائق ہے؟

جواب:۔ انسان کے اخلاقیات نفسانی خواہشات سے وابستہ ہیں اور ان کی غیر معمولی طاقت و توانائی کی وجہ سے جنسی اخلاق ہمیشہ اخلاق کے اہم ترین حصوں میں شمار کیا جاتا رہا ہے۔

سوال18۔جنسی خواہشات کو پورا کرنا کس قدر اہمیت کا حامل ہے؟

جواب:۔ ول ڈیورنٹ کہتا ہےکہ جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہمیشہ اہم ترین اخلاقی ذمہ داریوں میں شمار ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ تولید نسل کی خواہش نہ صرف شادی کے دوران بلکہ اس سے پہلے اور بعد میں بھی مشکلات

کا باعث بنتی رہی ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر اسی خواہش کی شدت اور زیادتی اور قانون کی نافرمانی اور اس فطری راہ میں پیش آنے والے انحرافات اس بات کا سبب بنتے ہیں کہ تولید نسل کے ان سماجی محکموں میں شورش اور بے نظمی پیدا ہوجائے۔

سوال19۔ ول ڈیورنٹ کنوارے پن (بکارت) اور شرم و حیا کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے؟

جواب:۔ اگرچہ ول ڈیورانٹ اخلاقیات کی جڑ طبیعت اور فطرت میں نہیں بلکہ پیش آنے والے مختلف تلخ ، ناگوار اور ظلم و ستم پر مبنی واقعات میں مانتا ہے۔ اس بارے میں اس کا دعوی یہ ہے کہ ایسی اخلاقیات اگرچہ نقائص سے بھری ہوئی ہے پھر بھی چونکہ انسان کی تکمیل کے لئے اس سے بہترین انتخاب ممکن نہیں اس لئے وہ اس کی حفاظت کو لازمی قرار دیتا ہے۔

وہ کنوارے پن (بکارت)، حیا اور احساس شرم کے مسئلے کے بارے میں کہتا ہےکہ: پرانے سماجی عادات و اطوار فطری انتخاب کے بہترین نمائندے قرار دیئے جاسکتے ہیں؛ وہ انتخاب جو انسان نے مسلسل کئی صدیوں کے بعد اپنی بے شمار غلطیوں کو پس پشت ڈال کرکیا ہے۔ اسی لئے ہمیں یوں کہنا چاہیے کہ اگرچہ بکارت (کنوارے پن) کا احترام اور احساس شرم کا تعلق نسبی امور سے ہے کہ جن کا تعلق شادی کے ذریعے عورت کی خریداری سے ہے اور جو کئی ذہنی بیماریوں

کا باعث بن سکتے ہیں، لیکن پھر بھی یہ بعض سماجی فوائد رکھتے ہیں اور اس طرح جنسی عوامل کی بقاء کی راہ میں اس کا شمار ایک اہم معاون کے طور پر ہوتا ہے۔

سوال20۔ قدیم جنسی اخلاقیات کی اساس کس چیز کو قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب:۔ اس بارے میں فرائڈ اور اس کے پیروکار ایک الگ ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان کا سارا زور اس با ت پر ہے کہ قدیم جنسی اخلاقیات کو مکمل طور پر تبدیل کردیا جائے اور اس کی جگہ نئی جنسی اخلاقیات کوپیش کیا جائے۔ فرائڈ اور اس کے پیروکاروں کے عقیدے کے مطابق قدیم جنسی اخلاقیات کی اساس اور بنیادیں محدودیت اور ممنوعیت پر استوار ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آج انسانوں کو جن ذہنی اور جسمانی پریشانیوں کا سامنا ہے ان کی اصل وجہ یہی محرومیت، ممنوعیت اور ان کے نتیجے میں پیدا ہوانے والا خوف اور دحشت ہے جو انسان کے ضمیر اور باطن میں دھیرے دھیرے رچ بس گیا ہے۔

سوال21۔جنسی تعلقات میں جدید اخلاقیات سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔۔ بریٹرنڈ رسل بھی جب نئی اخلاقیات کا مشورہ دیتا ہے تو اپنی باتوں کی اساس اور بنیاد اسی مفہوم کو قرار دیتا ہے۔ وہ اپنے عقیدے کے مطابق جنسی

اخلاقیات کی بات کرتے ہوئے ایسی منطق کا دفاع کرتا ہے؛ جس میں احساس شرم، پاکیزگی اور تقوی ، غیرت (اس کی نظر میں جذبہ حسد) اور ان جیسے کسی احساس کا وجود ہی نہیں جنہیں وہ "ٹیبو" کا نام دیتا ہے۔

اس کے علاوہ اس منطق میں بعض دیگر معانی و مفاہیم جیسے بد صورتی، برائی اور رسوائیوں کا گزر تک نہیں۔ اس کا تمام دارومدار عقل اور فکر پر ہونا چاہیے۔ اس طرح یہ منطق جنسی محدودیت کو صرف اسی قدر قابل قبول سمجھتی ہے جس قدر کھانے پینے کے معاملے میں ممنوعیت کو قابل قبول قرار دیا جاسکتا ہے۔

سوال22۔برائے مہربانی یہ بتائیں کہ نئی جنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد کن اصولوں کو قرار دیا ہے؟

جواب:۔ جدیدجنسی اخلاقیات کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد تین اصولوں پر رکھی ہے:

۱۔ ہر شخص کی آزادی کا تحفظ لازمی ہے بشرطیکہ یہ آزادی دیگر افراد کی آزادی میں خلل نہ ڈالے۔

۲۔ انسان کی سعادت اس کے وجود میں پوشیدہ تمام تر صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ترقی دینے سے مشروط ہے۔

۳۔ کسی چیز کی طرف انسان کی رغبت ، تسکین اور سیر ہونے سے کم جبکہ روک تھام اور ممنوعیت سے زیادہ ہوجاتی ہے۔

سوال23۔کیا جنسی آزادی سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچتا ہے؟

جواب:۔ ان کے عقیدے کے مطابق ایک انسان کو جنسی آزادی فراہم کرنے سے دوسروں کے حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہاں جب پیدا ہونے والے بچے اور باپ بیٹے کے تعلق کے بارے میں اطمینان کامسئلہ بیچ میں آئے تو اس وقت شوہر کے حق کا خیال رکھنا عورت پر لازمی قرار پاتا ہے۔ اس صورت میں عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے قانونی شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد سے حاملہ نہ ہو۔ جب تک حاملہ ہونے سے بچنے والی دوائیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں، عورت پر اپنے شوہر کے اس حق کا خیال رکھنا لازمی تھا اور نتیجے کے طور پر وہ اپنی پاکدامنی و پرہیزگاری کا خیال رکھتے ہوئے شوہر سے اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کرتی تھی، لیکن جدید دواؤں کی ایجاد نے اس مسئلے کو بھی ختم کرکے انہیں پوری آزادی دلا دی ہے۔

24۔ حق او رآزادی کی اساس اور بنیاد کون سی چیز ہے؟

بہت سے مغربی فلاسفہ کے تصور کے برعکس جو چیز دراصل حق اور آزادی کی بنیاد اور اس کے لحاظ اور

احترام کا باعث بنتی ہے، وہ انسان کا ارادہ اور رجحان نہیں بلکہ وہ صلاحیت ہے قدرت نے اس کی ذات میں رکھی ہے تاکہ اس کی مدد سے وہ اپنی تکمیل اور ترقی کے مراحل طے کرسکے۔ انسان کا ارادہ جب تک اس کی ذات میں موجود بلند اور مقدس صلاحیتوں سے ہم آہنگ رہے اور اسے اس کی ترقی کے منازل طے کرنے میں معاون ثابت ہوتا رہے، اس کا احترام واجب ہے۔ لیکن جب یہی ارادہ، انسان کو نیستی و نابودی اور ہوائے نفس کی طرف ڈھکیلنے لگے اور اس کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ضائع کردے، تو یہ اپنا احترام کھو بیٹھتا ہے۔

25۔ کیا انسان دوسروں کی آزادی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟

اگر ہم انسان کے پیدائشی حق آزادی کا یہ معنی نکالیں کہ اسے رجحان، خواہشیں اور ارادوں کا مالک بنایا گیا ہے کہ جن کا احترام لازمی ہے۔ مگر یہ کہ دوسروں کی آزادی،رجحانات اور ضرورتوں سے متصادم ہوں اور انہیں خطرے میں ڈال دیں، تو ہم یہ ثابت کرتےہیں کہ نہ صرف دوسروں کے حقوق اور آزادی بلکہ وہ انسان کی اپنی اہم مصلحتیں بھی اس کی آزادی کو محدود کرسکتی ہیں۔

26۔ اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کا نام کیا ہے؟

اخلاقیات کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز یہی آزادی کا نعرہ اور اس کی غلط تفسیر ہے۔

جب راسل سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ خود کو کسی اخلاقی نظام کا پابند سمجھتا ہے؟ تو جواب دیتا ہے: جی ہاں! لیکن پھر بھی اخلاقیات کو سیاست سے الگ کرنا ایک مشکل کام ہے۔

27۔ لوگوں کو کیونکر اخلاقیات کی تعلیم دینی چاہیے؟

میرے خیال میں اخلاقیات کی تعلیم یوں دی جاسکتی ہے کہ مثال کے طور پر زید ایک ایسا کام انجام دینا چاہتا ہے جو اس کے لئے تو مفید ہے لیکن اس سے اس کے ہمسایوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر زید ایسا کوئی عمل انجام دیتا ہے اور یوں اپنے پڑوسیوں کو زحمت میں ڈال دینے کا سامان فراہم کرتا ہے تو اس کے ہمسائے آپس میں جمع ہوکر یہ کہیں گےکہ : ہم کسی صورت اس بات پر راضی نہیں ہیں اس لئے ہمیں ایسا کوئی قدم اٹھانا چاہیے، تاکہ وہ ہماری خاموشی سے مزید غلط فائدہ نہ اٹھا سکے۔

28۔ مفےد اور موثر اخلاقی روش کے بارے میں وضاحت فرمائےں۔

مےری اخلاقی روش سماج کے تمام لوگوں کے عمومی اور خصوصی مفادات کے درمیان ہماہنگی کی فضا اےجاد کرنے کا نام ہے۔یہ اخلاقی روش علمی ہونے کی وجہ سے رتبے میں افلاطون کےمثالی معاشرے(مدینہ فاضلہ)سے کم تر نہیں۔ راسل اخلاقیات میں مقدسات کو قبول نہیں کرتے ہیں:

وہ معانی و مفاہیم کہ جنہیں انسان اپنے ذاتی مادی مفادات پر فوقیت دے اور ان کے لئے اپنے رجحانات، خصوصیات اور ارادوں کو محدود کرنے سے درےغ نہ کرے، وجود نہیں رکھتے۔

راسل نے اےسے معانی و مفاہیم پر مبنی اخلاقیات کو "ٹیبو" اخلاقیات کا نام دیا ہے۔

29۔ کیاسماج کے افراد کو ہمیشہ قدرت و طاقت کا حامل خیال کرنا ایک صحیح عمل ہے؟

ظاہر سی بات ہے کہ اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ ایک سماج کے افراد یا سماجی گروہ ہی ہمیشہ تمام تر طاقت اور قدرت کا مظہر ہیں جو مخالف سمت سے تجاوز کرنے والوں سے پیکار کرنے کے لئے اتفاق و اتحاد کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں؛ اسی طرح اگر ہم مان لیں کہ ہمیشہ سے ایسا ہوتا آیا ہے کہ ایک فرد ہی (جو

نسبتاً کم قدرت اور طاقت کا مالک ہوتا ہے) اکثریت کے مفادات کے مخالف اقدام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس صورت میں ہمیں بلا شبہ راسل کے مفروضے کو درست ماننا پڑے گا۔

30۔ ایک گھر کو کس طرح کا مرکز ہونا چاہیے؟

بہتر یہ ہوگا خوش فعلی اور جنسی تعلقات سے لطف اندوزی کا مرکز گھر ہی کو بنایا جائےاور تمام تر کوششیں اس مرکز کو لذت بخش بنانے میں صرف کی جائیں کیونکہ اگر یہ لذت اندوزی اور جنسی تعلقات خاندان سے نکل کر باہر کے معاشرے تک رسائی حاصل کرلے اور گلی کوچوں، بازاروں ، دفاتر، ورزش کلبوں اور تفریح گاہوں جیسی وسیع و عریض فضا تک پہنچ جائیں خاندان کےمقابلہ میں زیادہ بڑا ہوتا ہے، تک پھیل جائے تواس کے نہایت ہی خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

31۔ یہ فرمائیں کہ گھریلو ماحول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

اسلام سب سے زیادہ اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ گھریلو ماحول کو ایسا ہونا چاہیے جس میں عورت اور مرد کو ایک دوسرے سے لذت بخش ہونے کے تمام امکانات فراہم آسکیں۔ اسلام اس بارے میں کوتاہی کرنے والے مرد یا عورت کی سختی سے سرزنش کرتا ہے۔

32. سماجی ماحول کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

اسلام نے اس بات پر بہت زیادہ اصرار کیا ہے کہ عظیم سماجی ماحول پوری طرح کام کاج اور فعالیت و سرگرمی کا ماحول ہے جس میں کسی بھی قسم کے جنسی تعلقات کی سخت ممانعت ہے۔نامحرموں کو دیکھنے، غیر قانونی شوہر یا بیوی کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنےاوراجنبی مرد کے لئے بناؤسنگھار کرنے کی ممانعت کا فلسفہ اسی لئے وجود میں آیا ہے۔

33. کیا سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کی جگہ قرار دینا ٹھیک ہوگا؟

اگر ہم یوں کہنے لگیں کہ زندگی میں تمام خوشیوں اور مسرتوں کا دارومدار شہوت پر مبنی اعمال کی انجام دہی پر ہے اور اگر ہم یوں فرض کرلیں کہ اس دنیا میں جو شخص زیادہ کھاتا ہے، زیادہ سوتا ہے اور دوسروں کی نسبت عورتوں سے زیادہ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے، وہ دوسروں کے مقابلہ میں خوش اور مسرور ہے؛ یعنی دوسرے لفظوں میں اگر ہم انسان کی خوشی اور غم کو دیگر حیوانات کی طرح محدود تصور کرنے لگیں تو اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اگر ہم گھریلو ماحول کی طرح سماجی ماحول کو بھی جنسی لذت اندوزی کا اڈہ بنائیں تو ہمیں زیادہ مسرت اور خوشیاں حاصل ہوسکتی ہیں!

34- میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کس طرح زیادہ اہمیت کی حامل ہے؟

اگر ہم یہ سوچیں کہ بڑھاپے کے آخری دنوں تک پہنچنے کے بعد بھی کہ جب جنسی خواہشات دم توڑ جاتی ہیں، عورت اور مرد کا روحانی اتحاد ، مہربانی اور خلوص برقرار رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے توہمیں یہ ماننا ہوگا کہ ایسی زندگی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ ایک مرد اپنی وفادار اور قانونی بیوی کے ساتھ رفاقت سے جو لذت اور لطف حاصل کرتا ہے وہ اس لذت او رسرشاری کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے جو اسے ہرجائی اور پیشہ ور عورتوں کے ساتھ رفاقت سے حاصل ہوتی ہے تو اس صورت میں ہمیں بلا شک و تردید یہ ماننا ہوگا کہ زیادہ خوشی اور مسرت سے بہرہ مند ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زوجین کے جنسی تعلقات کو ان کے قانونی میاں بیوی تک محدود کردیا جائے۔ اور اس طرح ہمیں اس کام کے لئے گھریلو ماحول اور کام کاج اور دوسری سرگرمیوں کےلئے سماجی ماحول کو مخصوص سمجھنا ہوگا۔

35- سب سے اہم سماجی پہلوکون سا ہے؟اور یہ کہ شادی کا سب سے اہم پہلوکیا ہے؟

سماجی مسائل میں سب سے اہم شادی کا مسئلہ ہے۔ شادی کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ اس طرح مرد عورت

ایک دوسرے کی صحبت سے لذت اندوزی کا سامان بہم پہنچاییں بلکہ شادی اور خاندان کی تشکیل کا اہم مقصد نئی نسلوں کی پذیرائی کےلئے ایک مرکز کی تشکیل ہے۔

آنے والی نسلوں کی خوش بختی کا سارا دار و مدار خاندان کی سماجی حالت پر ہے۔

36۔ مرد اور عورت کی ایک دوسرے کی طرف کشش کیسے وجود میں آئی؟

یہ خلقت کا مضبوط ہاتھ تھا، جس نے نئی نسلوں کی ایجاد، بقاء اور تربیت کے لئے ایک طرف میاں بیوی جبکہ دوسری طرف باپ اور اولادمیں ایک عجیب اور نہایت مضبوط کشش کی بنیاد رکھی۔

37۔ سماجی ہمدریوں کے لئے کیسی فضاء کی ضرورت ہوتی ہے؟

انسانی اور سماجی ہمدردیوں کو پروان چڑھنے کے لئے ایک زندہ ماحول (ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی زندگی) کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بچے کی روح کو فطری ماحول اور اس کے ماں باپ کی کئی سو فیصدحرارت پگھلا دیتی ہے۔ ہم جب بھی دو افراد کے جذبات کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اکسانا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ : ایک قوم کے افراد آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں: تمام انسان آپس

مىں بھائى بھائى ہىں اور اىک ہى خاندان کے افراد ہىں۔

38۔ قرآن کرىم نے مومنىن کے پاک اىمانى جذبات کى تشبىہ کس چىز سے دى ہے؟

قرآن کرىم مومنىن کے پاک اىمانى جذبات کو بھائى چارے سے تشبىہ دىتا ہے: "انما المومنون اخوہ" بھائى چارے کے جذبات صرف رشتہ دارى اور خونى رشتے سے پىدا نہىں ہوتے،بلکہ سب سے بہترىن خوبى ىہ ہے کہ دو بھائى محبت بھرے اىک عظىم سماج مىں پلتے بڑھتےہىں۔

39۔ کون سى چىز گھرىلو مہر و محبت کا باعث بنتى ہے؟

گھرىلو مہر و محبت جىسے مرکز سے وجود مىں آنے والے بھائى چارے کےجذبات اگر ختم ہوجائىں تو کىا اس صورت مىں سماج کے افراد اىک دوسرے کے لئے اپنے دلوں مىں چھوٹے سے چھوٹا جذبہ بھى پاسکتے ہىں؟ آپ کہتے ہىں کہ ىورپ مىں عدالت تو بہت ہے لىکن مشرقى لوگوں کےبر خلاف لوگوں کے درمىان حتى کہ باپ بىٹے اور بھائىوں کے درمىان بھى ىہ جذبات بہت کمزور ہىں، آخر کىوں؟

وہ اس لئے کہ ان جذبات کو مہر و محبت اور جوش و جذبہ سے بھرے خاندان جىسے مرکز مىں ہى پروان

چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ لیکن یورپ میں میاں بیوی کے درمیان اس طرح کی محبت، خلوص اور یگانگت دیکھنے کو نہیں ملتی۔

آخر کیا وجہ ہے کہ مشرقی ممالک میں میاں بیوی کے درمیان مضبوط تعلقات اور یگانگت دیکھنے کو ملتی ہے لیکن یورپی ممالک میں اس کا مشاہدہ کرنا ممکن نہیں ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مرد و عورت کے جنسی جذبات ایک دوسرے سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ان میں سے ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس بڑے معاشرے میں کسی محدودیت کے بغیر کم از کم چھونے اور دیکھنے کی لذت سے بہرہ مند ہو سکے۔

40۔ انسان میں صلاحیتوں کی نشو و نما کن نتائج کی حامل ہے؟

انسانوں میں صلاحیتوں کی نشو ونما جہاں اسے انتہائی مسرت اور مکمل نشاط کے عالم کی سیر کراتی ہے، وہاں اس کا نفسیاتی توازن برقرار رکھنے میں بھی اس کی مدد کرتی ہے جس کے سبب اسے آرام اور سکون میسر آتا ہے۔ اس طرح معاشرہ کو بھی اس سے امن و آسائش پہنچتی ہے۔

41۔ کیا پرانے جنسی اخلاقیات انسانی صلاحیتوں کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں؟

پرانے جنسی اخلاقیات کو اس لئے قابل مذمت ہیں کیونکہ یہ ایک مکمل فطری اور طبیعی استعداد یعنی جنسی جذبہ عشق کے نکھرنے میں رکاوٹ بنتی ہے،اور اسے خبیث قرار دیتی ہے۔

جدید اخلاقیات اس لئے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہ عشق کو خود مختار سمجھتے ہوئے اسے عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس طرح اس عشق کو تقویت بخشنے اوراس کی نشو و نما کا باعث بننے والی ضروریات سے برسر پیکار نہیں ہوتی۔

42۔ اکثر سماجی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

ماہرین نفسیات نےبہت سی ذہنی الجھنوں، نفسیاتی اور سماجی بیماریوں کی اصل جڑ احساس نا امیدی بالخصوص جنسی امور میں احساس ناکامی کو قرار دیا ہے۔ اس طرح انہوں نے ثابت کردکھایا ہے کہ نا امیدی کا یہ احساس ، احساس کمتری کو جنم دیتا ہے جو انسان میں ظلم و جنایت کی طرف جھکاؤ، غرور و تکبر، حسد، تنہائی ، گوشہ نشینی اور لوگوں کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہونے جیسی انتہائی خطرناک صفات پیدا کردیتی ہے۔

43۔ ذہنی اور نفسیاتی انکشافات کس حد تک عام لوگوں کی توجہ کا مرکز ہیں؟

عام لوگ چونکہ محسوسات کی دنیا سے زیادہ آگاہی رکھتے ہیں اس لئے ان انکشافات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو فنی اور صنعتی امور اور بے جان طبیعت کی استعداد کی خدمت سے متعلق ہیں۔

ایسے لوگوں کی ذہنی اور نفسیاتی مسائل سے متعلق دریافت کی طرف کم ہی توجہ رہتی ہے۔ بہرحال دانشمند اور آگاہ حضرات کی نظر سے اس مطلب کی اہمیت پوشیدہ نہیں۔

44۔ شہوتوں کو دبائے رکھنے کے کیا اثرات مرتب ہوسکتے ہیں؟

شہوتوں کو دبانا، تقوی اور پاکدامنی پر پابند رہنا اور تمام اخلاقی و سماجی شرائط اور حدود کو سہتے رہنے کا مطلب دراصل نفسیاتی سکون کو تباہ کرنے اور سماجی نظم و ضبط میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ سب چیزوں سے بڑھ کر یہ عمل اخلاق اور تہذیب نفس کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ ہر طرف سے فریاد بلند ہونے لگی کہ حدود و شرائط کو ختم کرڈالو تاکہ مردم آزاری اور کینہ و عداوت کو جڑ سے نکال پھینکا جاسکے۔ عفت اور پاکدامنی کو درمیان سے اٹھالو تاکہ دلوں کو چین اور سکون میسر آسکے اور اس طرح سماجی نظم و ضبط

قائم ہوسکے ۔ ایک مکمل آزادی کا اعلان کرو تاکہ نفسیاتی بیماریوں سے چھٹکارا نصیب ہو۔

45۔ کیا آج کل کے جوانوں شادی کی طرف رغبت اور دلچسپی پائی جاتی ہے؟

صاف محسوس کیا جاسکتا ہے کہ آج کل کا جوان طبقہ شادی سے پہلو تہی کرتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے حاملہ ہونا، بچہ جننا اور اس کی پروش کرنا ایک نفرت آمیز عمل کی صورت اختیار کرگیا ہے۔ عورتیں گھریلو معاملات میں بھی دلچسپی کا کم مظاہرہ کرتی ہیں۔ وحدت و اتفاق کی حامل شادیوں کا مشاہدہ صرف انہیں طبقوں میں کیا جاسکتا ہے جو آج بھی پرانے اخلاقی اصولوں پر پابندی سے عمل پیرا ہیں۔ اعصابی اور ذہنی جنگ روز بروز شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ نتیجے کے طور پر ایک عجیب نفسیاتی پراگندگی اور کشمکش دکھائی دے رہی ہے۔

46۔ کیا خواہشات کی تسکین اور تقوی کے درمیان کوئی رابطہ پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں؟

دراصل خواہشات کی تسکین پاکدامنی اور تقوی کے اصول کے منافی عمل نہیں؛ بلکہ یہ تقوی اور پاکدامنی ہی ہے کہ جس کے سائے میں خواہشات کی مکمل تسکین ممکن ہوجاتی ہے اور اس طرح بے جا ہیجانات، پریشانیوں، احساس ناامیدی اور ان ہیجانات کے نتیجے میں پیدا شدہ احساس کی سرکوبی سے

اپنے آپ کو روکا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں صلاحیتوں کو پروان چڑھانا آرزوؤں اور شہوت کو میدان دینے سے مختلف ہے کہ جو ایک ختم نہ ہونے والی چیز ہے۔

47۔ انسانوں اور حیوانات میں پائی جانے والی تمنا اور خواہش کے بارے میں تھوڑی وضاحت کیجئے۔

حیوانات کے مقابلے میں انسانوں کی ایک خصوصیت اور امتیاز یہ ہے کہ انسانوں میں دو طرح کی آرزوں اور تمنا کا وجود ممکن ہے: سچی تمنا اور جھوٹی تمنا۔ سچی تمنائیں دراصل وہی ہیں جس کا تقاضا انسان کی فطرت کرتی ہے۔ ہر انسان کی طبیعت اور سرشت میں اپنے بچاؤ، طاقت اور دوسروں پر برتری کے حصول، جنسی امور اور کھانے پینے جیسے معاملات کی طرف رجحان پایا جاتا ہے ۔ ان تمام آرزوؤں اور رجحانات کا اپنا ایک ہدف اور اپنی ایک حکمت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ سب محدود ہیں۔ لیکن ممکن ہے یہ سب ایک جھوٹی تمنا کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ لوگوں میں کھانے پینے سے متعلق پیدا ہونے والی جھوٹی بھوک اس کی سب سے بہترین مثال ہےکہ جو ہر جگہ مشہور معروف ہے۔

48۔ کیا فطری خواہش کی طرح جھوٹی تمنا کی تسکین بھی ممکن ہے؟

فطری خواہش کی تسکین ممکن ہے لیکن ایک جھوٹی تمنا کو پورا کرنا خصوصاً اس وقت جب یہ ذہنی پیاس کی شکل اختیار کرجائے، ممکن نہیں۔

49۔ کیا صلاحیتوں کے نکھار کے لئے خواہشات کو کچلناضروری ہے؟

جن لوگوں نے صلاحیتوں کے نکھار کے لئے اپنی خواہشات کی سرکوبی کو روکنے کی غرض سے ایک آزاد اخلاق کا نظریہ پیش کیا ہے، دراصل انہوں نے انسانوں اور حیوانوں کے اس عمیق فرق کو نظر انداز کیا ہے اور اس بات کی طرف توجہ ہی نہیں دی کہ لامحدودیت کی طرف رجحان انسان کی سرشت میں شامل ہے۔

50۔ کیا جنسی میلانات کی مخالفت کرنا صحیح ہے ؟

انسان کو جہاں کہیں بھی پیشرفت اور ترقی کے مناسب امکانات نظر آتےہیں وہ ان امکانات سے پورا پورا استفادہ کرنے سے قطعا دریغ نہیں کرتا؛ اب چاہے ان کا تعلق پیسوں اور اقتصاد سے ہو یا سیاست، حکومت اور دوسروں پر حکمرانی سے ہو یا جنسی امور سے۔یہ ان لوگوں کا گمان ہے کہ جنسی ضرورت بھی انسانوں میں ان کی دیگر فطری ضروریات کی طرح صرف پیشاب کرنے اور مثانے کو خالی کرنے جیسا ہے!

ڈاکٹروں کی نظر میں پیشاب کو روکے رکھنا بہت زیادہ نقصانات کا حامل ہے لیکن اسے خالی کرنے کے لئے کوئی خاص قواعد یا حدود کی ضرورت نہیں ہے !

51- کیا انسان کو اخلاق میں بھی ڈیموکریسی کے اصولوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

سیاست کی طرح اخلاق کے معاملات میں بھی آزادی اور ڈیموکریسی کے اصولوں کا کارفرما ہونا بالکل صحیح بات ہے یعنی انسان کو اپنے رجحانات اور خواہشات کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنا چاہیے جس طرح ایک عادل اور جمہوری پسند حاکم اپنی رعایا اور عوام کے ساتھ رکھتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب کبھی اخلاقی مسائل کی بات آتی ہے، یا جہاں انسان کو خود اپنا ہی سامنا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے رفتار اور رویے کے بارے میں خوداپنے ہی خلاف فیصلہ سنائے ، تو وہ جان بوجھ کر یا غلطی سے جمہوریت کو خود سری ، ہٹ دھرمی ، ہرج مرج اور لاابالی پن کے مترادف خیال کرنے لگتاہے۔

52- جنسی اخلاق کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے؟

اسلام جنسی اخلاق کے بارے میں وہی کچھ کہتا ہے جسے آج کی دنیا سیاسی اخلاق اور اقتصادی اخلاق کے بارے میں مانتی ہے۔ سیاسی اخلاق کا تعلق طاقت

اور دوسروں پر برتری کے حصول سے ہے جبکہ اقتصادی اخلاق کا تعلق زیادہ سے زیادہ کی خواہش اور طلب سے ہے ؛ بالکل ویسے ہی جیسے جنسی اخلاق جنسی جذبہ سے مربوط ہے۔ اگر ایک طرف آزادی کی ضرورت اور دوسری طرف ایک مضبوط نظم و ضبط کی ضرورت کے پیش نظر دیکھا جائے تو اخلاق کے ان تین حصوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ نہیں معلوم کہ جدید جنسی اخلاق ،جدیدتقوی کے حامیوں نے کیوں اس طرح کی سخاوت کو صرف جنسی اخلاق کے بارے میں جائز خیال کیا ہے!

53۔ عشق کا جنسی اخلاق سے کیا تعلق ہے؟

جنسی اخلاق سے متعلق مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ عشق ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ فلاسفہ نے قدیم زمانے ہی سے اس موضوع کے لئے ایک الگ باب مخصوص کر رکھا ہے جس میں انہوں نے عشق کی ماہیت کے بارے میں بحثیں کی ہیں۔ ابن سینا نے عشق کے بارے میں ایک مخصوص رسالہ مرتب کیا ہے۔ عرفاء نے دنیا کی تمام چیزوں میں عشق کو جاری و ساری مانتے ہوئے انسان سے انسان کے عشق کو اس پوری حقیقت کا مظہر قرار دیا ہے۔

54۔ کیا عشق صرف خداوند تعالی سے مخصوص ہے یا انسانوں سے بھی عشق کرنا ایک صحیح اور شائستہ عمل ہے؟

ادباء وشعراء نے جہاں شہوت کو حیوانوں کی خاصیت اور ایک پست عمل کا نام دیا ہے، وہیں عشق کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہے ہیں اور اس پر افتخار کیا ہے۔ یہاں تک کہ ہماری ادبیات کا ایک بڑا حصہ عقل و عشق کے تقابل اور عقل پر عشق کی فوقیت سے متعلق موضوعات پر مشتمل ہے۔ وہ عشق جس کی تعریف کی گئی ہے اور شہوت سے بڑھ کر ایک الگ چیز شمار کیا گیا ہے ، صرف خداوند تعالی کی ذات ہی سے مخصوص نہیں ہے (یعنی صرف خداوند تعالی کی ذات ہی سے عشق نہیں کیا جاسکتا) بلکہ انسان سے انسان کا عشق بھی اپنی بعض قسموں کے لحاظ سے انتہائی شریف اور شہوت سے بڑھ کر ایک معتبر عمل کا نام ہے۔

55۔ کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو عشق کو صرف ایک جنسی جبلت مانتے ہوں ؟

ایسے لوگ ہمیشہ سے موجود رہے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو عشق کو نہ صرف اس کے سرچشمے بلکہ کیفیت اور اہداف کے لحاظ سے بھی جنسی جبلت کی حرارت اور شدت خیال کرتے رہے ہیں اور کسی بھی طرح ایک مقدس عشق کے قائل نہیں مانتے، نہ ہی اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس گروہ کی نظر میں حتی

خداوند تعالی کے بارے میں بھی عشق کا استعمال نزاکت، ادب اور عبودیت کےشایان شان نہیں ہے ۔

56۔ عشق کی دو قسمیں ہونے سے کیا مراد ہے؟

مذکورہ بالا گروہ عشق کی دو قسموں کے قائل ہیں؛ لیکن ان قسموں کا تعلق عشق کے سرچشمے اور اصل سے نہیں بلکہ اس کی حالت وکیفیت یا ہدف اور آثار سے ہے۔

اس گروہ کی نظر میں یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہوگی اگر ایک مادی امر معنوی شکل میں ظاہر ہو کیونکہ مادیت اور معنویت کے درمیان پائی جانے والی دیوار نا قابل عبور نہیں ہے ۔ ایک صاحب رائے دانشور کے بقول : ہر معنوی امر کی ایک فطری اور اصولی بنیاد ہوتی ہے اور ہر مادی امر ایک معنوی پہیلاؤ کا حامل ہے۔ "

57۔ کہ کیا مشرقی اور مغربی دنیا میں عشق ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

عشق ایک ایسا لفظ ہے جس کی ستائش بیک وقت مشرقی اور مغربی دنیا نے کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مغربی ممالک کی تعریف ایک لذت بخش وصال کے خواب دکھاتی ہے یا پھر یہ کہ ان کی توصیف میں ہمیں انسان کی خودی کے خاتمے کہ جو اس کی زندگی کو مکدر کرنے کی سب سے بڑی وجہ ہے، اور

روح میں یگانگی کا احساس جگانے اور نتیجے کے طور پر دو شخصیات کے باہم زندگی گزارنےاور اس طرح زندگی کے انتہائی لطف سے بہرہ مند ہونے پر مشتمل ہے۔

58۔ مشرقی دنیا میں عشق کو کیسے سراہا گیا ہے؟

مشرقی دنیا والےعشق کی ستائش اس حوالے سے کرتے ہیں کہ عشق ذاتی طور پر مطلوب اور مقدس ہے، یعنی یہ روح کو شخصیت اور شکوہ مندی عطا کرتا ہے، الہام بخشتا ہے، کیمیا ئی اثر رکھتا ہے، ہر حوالے سے مکمل ہے اور انسانوں کو پاک و صاف کرتا ہے۔

59۔ مشرقی دنیا کی نظر میں عشق کو اس کی معراج تک لے جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟

مشرقی دنیا کی نظر میں اگر عشق کا مقدمہ انسان سے انسان کا عشق ہے تو اس صورت میں یہ انسان سے زیادہ اہمیت کے حامل معشوق کا مقدمہ ہے۔ لیکن اگر یہ مقدمہ یگانگت اور اتحاد سے متعلق ہے تو پھر یہ انسانی سطح سے بالاتر ایک حقیقت کے وصول اور یگانگت کا مقدمہ ہے۔

60۔ کیا مغربی ممالک عشق کو شہوت ہی تصور کرتے ہیں یا کچھ اور؟

اگرچہ مغربی ممالک عشق کے آخری مرحلہ میں اسے روحانی رقت اور خلوص عطا کرکے عام شہوت سے جدا ایک چیز تصور کرتےہیں۔ لیکن پھر بھی وہ عشق کو زندگی کے دائرے سے باہر نہیں نکالتے اور اسے سماجی زندگی کی ایک نعمت ہی خیال کرتے ہیں۔ لیکن مشرقی ممالک میں عشق کو زندگی کے روزمرہ کے مسائل سے ماوراء سمجھا جاتا ہے۔

61۔ وہ کون لوگ ہیں جو زندگی کی واقعی مٹھاس چکھنے سے محروم رہے ہیں ؟

برٹرنڈ رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی " میں لکھتاہے: وہ لوگ جنہیں ایک دو طرفہ عشق کی پر جوش رفاقت کی عمیق اور پر خلوص وحدت کی لذت حاصل نہیں ہوئی، دراصل انہیں زندگی کی مٹھاس کا اندازہ ہی نہیں۔ ان جذبات سے ان کی یہ محرومیت انہیں نامحسوس طریقے سے حسد، سنگدلی اور ظلم و ستم کی طرف لے جاتی ہے۔

62۔ کیا اسلام جنسی شہوت کو نجس اور ناپاک تصور کرتا ہے؟

جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام جنسی شہوت کو بھی نجس اور ناپاک نہیں سمجھتا ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ عشق جیسے ایک عمل کو نجس اور ناپاک

قرار دے کہ جس کے بارے میں ابھی تک یہ بحث ہورہی ہے کہ کیا یہ شہوت اور ہوسبازی ہی کی ایک حالت ہے، یا اس سے بالکل مختلف کوئی اور چیز؟ اسلام میاں بیوی کی ایک دوسرے کے لئے گہرے اور پر خلوص محبت کو انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کی تلقین کرتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے کچھ ایسی تدبیر کی ہے کہ جس سے اس یگانگی اور وحدت کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جاسکتا ہے۔

63۔ کیا عقل اور عشق ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت؟

جب ہم دیکھتےہیں کہ بعض اساتید اخلاق نے اخلاقی نقطہ نظر سے عشق کی مخالفت کی ہے اور کم از کم اسے اخلاقی ماننے سے انکار کیا ہے تو اس کی وجہ یہی عقل اور عشق کا ایک دوسرے سے متضاد ہونا ہے۔ عشق اس قدر طاقتور اور سرکش ہے کہ جہاں کہیں پیدا ہوجائے ، وہاں عقل کی حکمرانی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

64۔ عقل اور عشق کی طاقت کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

عقل ایک ایسی قوت کا نام ہے جو قوانین وضع کرنے اور ان کی پاسداری کرنے کا حکم دیتی ہے۔ لیکن عشق اس طاقت کا نام ہے کہ جس میں انارکی (سرکشی) کا رجحان پایا جاتا ہے اور یہ کسی قانون یا رسم و رواج کا پابند نہیں ہے ۔

عشق ایک ایسی انقلابی قوت کا نام ہے کہ جو کوئی نظم و ضبط قبول نہیں کرتی بلکہ یہ ایک آزادی پسند طاقت کا نام ہے ۔ لہذا جس نظام نے اپنی بنیادیں عقل پر رکھی ہوں، وہ کبھی عشق کو تجویز نہیں دے سکتا۔

65۔ کیا اپنے اردگرد دوسرے لوگوں کو بھی عشق کرنے کا مشورہ دیا جاسکتا ہے؟

عشق کا شمار ان امور میں ہوتا ہے جن کی تلقین نہیں کی جاسکتی، اور نہ ہی دوسروں کو اس کا مشورہ دیا جاسکتا ہے۔

عشق کے بارے میں جو چیز دوسروں کو بتائی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر اتفاق سے کسی کو عشق ہوجائے تو اسے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے عشق کے تباہ کن آثار سے محفوظ رہتے ہوئے اس سے زیادہ سے زیادہ مثبت استفادہ کرسکے۔

66۔ روح و بدن کو پگھلانے والا گہرا عشق کن حالات کی پیداوار ہیں؟

اتفاق سے یہ ایک ناقابل انکار مسئلہ ہے کہ آزاد ماحول روح و بدن کو پگھلا دینے والے گہرے عشق کے وجود میں آنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ایسے ماحول میں جہاں عورت انسانیت سے گری ہوئی سطح تک چلی جاتی ہے، صرف ہوس اور شہوت کی

آگ بجھانے کا باعث بنتی ہے جس کے سبب محبت کے لئے بنے ہوئے دل ہرجائی اور ناکارہ ہوکر رہ جاتے ہیں۔

67۔ رومانی عشق سے کیا مراد ہے؟

برٹرنڈ رسل اپنی کتاب "اخلاق اور مشترکہ زندگی " میں "رومانی عشق" کے عنوان کے تحت ایک باب میں کہتا ہے: رومانی عشق کا اصل خاصہ یہ ہے کہ ہم اپنے معشوق کو انتہائی نادر اورقیمتی ، اور اس تک رسائی کو انتہائی دشوار تصور کریں --- عورت کے لئے اس قدر احترام کے قائل ہونے کی اصل وجہ وہ نفسیاتی صورتیں تھی جو عورت کو اپنے تصرف میں لانے کے نتیجے میں سامنے آتی تھیں۔

68۔ کیا عشق کو شہوت سے جدا کرنا مادیت پسندی کے اصول سے ہم آہنگی رکھتا ہے؟

یہاں دو نکات کا ذکر کرنا ضروری ہے: ایک یہ کہ عشق اور شہوت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا۔ اور یہ کہ عشق کیفیت اور اہداف کے لحاظ سے حیوانی اور جنسی شہوت سے مختلف ایک چیز کا نام ہے۔ یہ ان نفسیاتی مسائل میں سے ہے کہ جو مادیت پسندی کے اصولوں سے کسی طرح ہم آہنگ نہیں۔ لیکن اس کو وہ لوگ بہرحال مانتے ہیں جو نفسیاتی مسائل کے بارے میں مادی حوالے سے سوچتےہیں۔ راسل ایک جگہ خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ عشق، جنسی روابط کی طرف رجحان سے بالاتر ایک چیز کا نام ہے۔

69۔ کیا مودت و رحمت کا شہوت سے کوئی فرق ہے یا نہیں ؟

قرآن کریم جہاں میاں بیوی کے رشتے کا ذکر کرتے ہوئے اسے خداوند علیم و حکیم کے وجود کی نشانیوں میں سے قرار دیتا ہے، وہاں اس کے لئے مودت اور رحمت جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ مودت و رحمت دراصل شہوت اور فطری رجحان سے مختلف ہے۔ خداوند تعالی فرماتا ہے:

"وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً"

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیاہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اورپھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے۔

70۔ عشق کو معراج کیسے حاصل ہوتی ہے؟

ول ڈیورنٹ اس خلوص اور محبت کی کہ جو شہوت کے خاتمے کے بعد بھی جاری و ساری رہتی ہے ، تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے: عشق اس وقت تک اپنے کمال تک نہیں پہنچتا جب تک کہ اپنے دلنشین اور گرم وجود سے تنہائی اور موت کی نزدیکی کو پگھلا کر نہ رکھ دے۔ جو لوگ عشق کو میل اور رغبت خیال کرتے ہیں، وہ فقط اس کی ظاہر ی حالت کو دیکھتے ہیں ۔ عشق کی

روح جسم کا نام و نشان باقی نہ رہنے کے بعد بھی باقی اور جاری و ساری رہتی ہے۔

71. اسلام میں شادی کتنے طریقوں سے ہوتی ہے؟

اسلام، نیز مذہب جعفریہ کہ جو خوش قسمتی سے ہمارے ملک کا رسمی مذہب بھی ہے، کے انتہائی درخشاں قوانین میں سے ایک قانون کے مطابق شادیاں دو طرح کی ہوتی ہیں: عارضی اور مستقل۔

یہ عارضی اور مستقل شادیاں اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر ایک ہی ہیں لیکن بعض دیگر خصوصیات کے حوالے سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلے درجے پر جو چیز انہیں ایک دوسرے سے الگ کرتی ہے یہ ہے کہ عارضی شادی میں مرد اور عورت فیصلہ کرتے ہیں کہ عارضی طور پر اور معینہ مدت تک آپس میں میاں بیوی بن کر رہیں گے۔ اس معینہ مدت کی تکمیل کے بعد بھی اگر انہوں نے خواہش ظاہر کی تو دوبارہ نکاح پڑھیں گےاور اگر نہیں چاہا تو وہ ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ اس شادی میں شرائط و ضوابط کے لحاظ سے زیادہ آزادی میسر ہے یعنی انہیں مکمل اختیار حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہیں، آپس میں وعدہ و پیمان باندھیں۔

72۔ کیا مستقل شادی میں مرد کو عورت کے روزمرہ کے اخراجات (نان و نفقہ) برداشت کرنا ہوں گے؟

مستقل شادی میں مرد کو ہر حال میں عورت کے روز مرہ کے اخراجات کی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی۔ عورت کے روزمرہ کے اخراجات، ملبوسات اور گھر کا بندوبست کرنا اور اس کی دیگر ضروریات جیسے دوا اور ڈاکٹر وغیرہ مرد کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ لیکن عارضی شادی میں ان سب کا تعلق مرد اور عورت کے درمیان تحریر شدہ قرارداد سے ہے۔ ممکن ہےکہ مرد اپنی عارضی بیوی کے مذکورہ اخراجات برداشت نہ کرنا چاہے یا اس کی توانائی نہ رکھتا ہو۔ یا شاید عورت اپنے شوہر کے پیسوں سے استفادہ نہ کرنا چاہیے۔

73۔ مستقل شادی میں عورت اپنے شوہر کو گھر کے سرپرست کی حیثیت سے دیکھے گی یا کسی دوسرے عنوان سے ؟

مستقل شادی میں عورت کو مجبوراً اپنے شوہر کو گھر کا سرپرست ماننا پڑے گا۔ اس لئے اس کی طرف سے ملنے والے ہر حکم کو خاندان کی بھلائی سمجھ کر اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ لیکن عارضی شادیوں میں اس بات کا تعلق میاں بیوی کے درمیان لکھی جانے والی قرارداد (نکاح نامے) سے ہے ۔

74۔ کیا مستقل شادی کے نتیجے میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی میراث میں سے حصہ ملتا ہے؟

مستقل شادی میں مرد اور عورت ایک دوسرے کی میراث کے حقدار ہیں۔ لیکن عارضی شادی میں ایسا نہیں ہوتا۔

75۔ کیا مستقل شادی میں میاں بیوی خود کو بچوں کی پیدائش سے روکنے کا حق رکھتے ہیں؟

مستقل شادی میں میاں بیوی میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کی رضامندی کے بغیر تولید نسل اور بچوں کی پیدائش سے خود کو روکے۔لیکن عارضی شادی میں ایک دوسرے کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی۔ دراصل یہ ایک طرح کی آزادی ہے جو ایسی شادیوں میں زوجین کو دی گئی ہے۔

76۔ کیا مہر صرف مستقل شادی کے لئے لازمی ہے؟

مہر نہ صرف مستقل بلکہ عارضی شادی کے لئے بھی لازمی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عارضی شادی میں اگر عقد میں مہر کا ذکر نہ کیا جائے تو اس سے عقد باطل ہوجاتا ہے لیکن مستقل شادی کے معاملے میں ایسا نہیں۔

77۔ کیا جوانوں میں بلوغ اور جنسی جذبہ کے پیدا ہوتے ہی انہیں شادی کرنے کا مشورہ دینا ایک صحیح اقدام ہے؟

آج کل کے زمانے میں اگر آپ اٹھارہ سال کے ایک اسکول لڑکے کو کہ جس میں جنسی **جذبہ** اپنے اوج پر ہوتا ہے شادی کرنے کا مشورہ دیں گے، تو لوگ آپ پر خوب ہنسیں گے۔ اسی طرح سولہ سال کی ایک اسکول لڑکی کو بھی شادی کرنے کا مشورہ دینے والوں کو کچھ ایسے ہی رد عمل کا سامنا کرنا ہوگا!

عملی طور پر یہ بات ممکن بھی نہیں ہے کہ اس طبقہ کے افراد شادی کی ذمہ داری قبول کرلیں اور اس کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے تئیں عائد ہونے والی زندگی کے حقوق و وظائف کو قبول کرلیں۔

78۔ کیا مستقل شادی سے قبل عارضی اور تجرباتی شادی کرنا جائز ہے؟

اس ضرورت کا تعلق صرف پڑھائی کے دنوں سے ہی نہیں ہے بلکہ بعض دیگر مواقع پر بھی یہ کام انجام پا سکتا ہے ۔ یہ عین ممکن ہے کہ ایک مرد اور عورت جو مستقبل قریب میں آپس میں شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن ابھی تک ایک دوسرے کے بارے میں مکمل طور پر مطمئن نہیں ہیں، تجرباتی شادی کے عنوان سے ایک خاص مدت تک عارضی طور پر شادی کرلیں ۔ اور دیکھیں کہ کیا وہ ایک دوسرے سے مکمل طور پر

مطمئن ہوگئے ہیں۔ اگر ہاں! تو اس شادی کو مستقل شادی میں بدل کر پوری زندگی ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں، ورنہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں! میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں: ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ کے تمام شہروں میں بری عورتوں کی ایک خاص تعداد کو مخصوص مقامات پر حکومت کی زیر نگرانی رکھا جاتا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ شادی کی استطاعت نہ رکھنے والے کنوارے لڑکوں اور مردوں کے وجود کو خاندان (معاشرے) کے لئے خطرہ محسوس کرتے ہیں؟

79۔ نکاح منقطع (متعہ) کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

نکاح منقطع چونکہ دائمی اور مستقل نہیں ہے ، اس لئے ایسی شادیوں میں بچوں کی پیدائش کا فیصلہ کرنا ایک نامناسب اقدام سے زیادہ کچھ نہیں۔ لازمی بات ہے کہ ایسے عالم میں پیدا ہونے والے بچے مستقبل میں بے سرپرست ہی رہ جائیں گے، جنہیں نہ باپ کی شفقت نصیب ہوسکےگی، نہ ماں کی بھرپور مامتا ملے گی اور نہ کوئی گھر اور ٹھکانہ میسر آسکے گا۔یہ مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر "زن روز" نامی مجلہ نے بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

عارضی اور مستقل شادیوں کا ایک اور فرق تولید نسل سے متعلق ہے۔ مستقل شادیوں میں زوجین میں سے

کوئی ایک بھی دوسرے کی رضامندی کے بغیر تولید نسل سے پرہیز کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

80۔ کیا عورت کو عارضی شادی میں ضبط تولید کی اجازت ہے یا نہیں؟

عارضی شادی میں عورت کو مرد کی جنسی لذت اندوزی میں خلل ایجاد نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن وہ مرد کی جنسی لذت اندوزی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کئے بغیر مانع حمل وسائل کا استعمال سکتی ہے جوآج کے جدید دور میں مختلف دواؤں وغیرہ کی مدد سے نہایت آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

81۔ کیا عارضی شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے مستقل شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں سے مختلف ہیں؟

ظاہر سی بات ہے کہ فطری جذبہ کے لحاظ سے عارضی یا مستقل شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بالفرض اگر ماں یا باپ اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کا مظاہرہ بھی کریں، تو قانون انہیں مجبور کرتا ہے بالکل اسی طرح کہ جس طرح طلاق کے معاملے میں قانون کی دخالت لازمی ہوتی ہے تاکہ اس طرح بچوں کے حقوق کو پامال ہونے سے بچایا جاسکے۔ اگر عارضی طور پر شادی کرنے والے میاں بیوی بچہ نہ چاہیں اور ان کا مقصد صرف

ایک دوسرے سے جنسی لذت اندوزی کے سوا کچھ نہ ہو، تو انہیں مانع حمل وسائل سے کام لینا چاہیے۔

82۔ کیا ضبط تولید شرعی لحاظ سے ایک جائز عمل ہے یا نہیں؟

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کلیسا ضبط تولید کو ایک غیر شرعی عمل قرار دیتا ہے۔ لیکن اسلام کی نظر میں اگر میاں بیوی شروع ہی سے بچے کی پیدائش سے پرہیز کرنا چاہیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں لیکن اگر نطفہ لگ گیا اور بچے کے وجود کی بنیاد پڑ گئی تو پھر اسلام ایسے بچے کو ساقط کرنے کی قطعا اجازت نہیں دیتا۔

یہ جو شیعہ فقہاء کہتے ہیں کہ مستقل شادیوں کا مقصد تولید نسل جبکہ عارضی شادیوں کا مقصد جنسی لذت اندوزی ہے، تو ان کا اشارہ اسی نکتے کی طرف ہوتا ہے۔

83۔ کیا لڑکیوں کو اپنی پسند سے شادی کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی کئی بیٹیوں کی شادیاں کرائیں لیکن کبھی ان کی مرضی اور ارادے کے خلاف عمل نہیں کیا، نہ ہی ان کا یہ حق چھیننے کی کوشش کی۔ جب حضرت علی علیہ السلام، حضرت زہرا ئے مرضیہ سلام اللہ

علی‌ہا کا ہاتھ مانگنے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب تک کچھ اور لوگ بھی زہرا سلام اللہ علیہا کا ہاتھ مانگنے آچکے ہیں جن کے بارے میں میں زہرا سلام اللہ علیہا سے(ان کی پسند یا ناپسند کے بارے میں) دریافت کرچکا ہوں۔ لیکن اس نے ناپسندی سے اپناچہرہ دوسری طرف پھیر لیا ہے۔ اب میں تیرے رشتے کے بارے میں اسے اطلاع دے دیتا ہوں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس گئے اور اپنی پیاری بیٹی کو واقعہ کی اطلاع دی۔ لیکن اس بار حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے دوسرے موقعوں کے برخلاف اپنا چہرہ دوسری طرف نہ پھیرا اور خاموش رہ کر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا اور نعرۂ تکبیر کہتے ہوئے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے کمرہ سے باہر آئے ۔

84۔ اسلام نے شادی کے بارے میں کن کن چیزوں کو مد نظر رکھا ہے؟

اسلام کی نظر میں چند چیزیں مسلم ہیں: لڑکا اور لڑکی دونوں اقتصادی حوالے سے خود مختار ہیں ۔ لڑکا اور لڑکی اگر بالغ اور عاقل ہو ں اور اس کے علاوہ رشید بھی ہوں یعنی سماجی لحاظ سے وہ اپنی فکری بالیدگی حاصل کرچکے ہوں تو انہیں مکمل اختیار

حاصل ہے کہ وہ خود اپنے اموال کی حفاظت کریں اور اپنی تمام دولت کا مالک خود بن کر رہیں۔

ماں ،باپ یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی شخص ان کی نظارت یا ان کے اس معاملے میں مداخلت کا حق نہیں رکھتے ۔

85۔ کیا لڑکے خود اپنی شادی کا فیصلہ لے سکتے ہیں؟

لڑکے اگر بالغ ، عاقل اور رشید ہوجائیں ، تو وہ اپنی مرضی کے مالک ہوجاتے ہیں جن کے کاموں میں کسی اور کو مداخلت کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن لڑکیوں کا معاملہ کچھ اور ہے۔ اگر کسی لڑکی نے ایک مرتبہ شادی کی اور اب وہ بیوہ ہے تو ایک بالغ لڑکے کی مانند کسی کو اس کی شادی کے امور میں مداخلت کی اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر لڑکی کنواری ہے اور پہلی بارکسی مرد کے ساتھ شادی کرنے جارہی ہے، تو اس صورت میں بھی اس کے والد کو مکمل اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی مرضی اور پسند ناپسند کے بارے میں اس سے دریافت کئے بغیر جس کسی سے چاہے اس کی شادی کرائے ۔

86. کیا باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادی کے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہے، کرسکتا ہے؟

اگر باپ بغیر کسی معقول وجہ کے اپنی بیٹی کو شادی کرنے سے منع کرے تو اس صورت میں اس کے باپ ہونے کا حق ختم ہوجاتا ہے اور پھر تمام اسلامی فقہاء کی نظر میں بیٹی کو اپنی مرضی سے اپنے لئے شوہر کا انتخاب کرنے میں مکمل اختیار اور آزادی حاصل ہوجاتی ہے ۔

87. کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو شادی اپنے باپ کی اجازت سے کرنی چاہیے، کیوں؟

اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر لڑکی کے لئے ضروری یا کم از کم بہتر یہ ہے کہ وہ کسی مرد سے شادی کرنے کے لئے پہلے اپنے والد کی رضامندی حاصل کرلے، تو دراصل اس کا فلسفہ ہرگز یہ نہیں ہے کہ لڑکیاں ناقص ہیں اور سماجی لحاظ سے مرد سے کم درجہ کی حامل ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر کنواری لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کا کیا فرق رہ جاتا حالانکہ بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کرنے کے لئے اپنے والد کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی چاہے ان کی عمر سولہ سال ہی کیوں نہ ہو، جبکہ ایک اٹھارہ سال کی کنواری لڑکی کو شادی کے لئے والد کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

88۔ وہ کون سی چیز ہے جو مردوں کو گمراہ کرتی ہے اور اس کی شکست کا سبب بنتی ہے؟

مرد کو شکست دینے اور اسے گمراہ کرنے والی چیز کا نام "شہوت" ہے۔ ماہرین نفسیات کے مطابق مرد کے مقابلے میں عورتیں "شہوت" کے سلسلہ میں زیادہ استقامت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن جو چیز عورت کو شکست دیتی اور اسے (مرد کی محبت میں) گرفتار کرتی ہے، مرد کے منہ سے محبت بھرے الفاظ کا سننا ہے۔

89۔ عشق کا تجربہ نہ رکھنے والی لڑکیاں کن مشکلات میں گرفتار ہوتی ہیں؟

خداوند تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے سب سے بڑے ماہر نفسیات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلے کی وضاحت چودہ سو سال پہلےہی کی تھی کہ جس میں آپ فرماتےہیں:

مرد کا عورت کے لئے یہ کہنا کہ "میں تجھے چاہتا ہوں" کبھی بھی عورت کے دل و دماغ سے نہیں مٹتا۔ لیکن عورتوں کا شکار کرنے والے مرد ہمیشہ ان کے اس احساس کا غلط فائدہ اٹھاتے ہیں؛ ان لڑکیوں کے لئے کہ جنہیں مردوں کا تجربہ نہیں ہے "جانم، میں تیرے عشق میں مرجاؤں گا" جیسا جملہ بہترین پھندا ثابت ہوتا ہے۔

90۔ مرد اور عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تھوڑی روشنی ڈالئے۔

عورتوں کی عفت اور پاکدامنی مردوں کے تجاوز کا شکار ہوتی ہے لیکن عورت کبھی بھی مرد کی عفت کو اپنے تجاوز کا نشانہ نہیں بنا سکتی۔ آج کی دنیا میں نیز یورپ اور امریکہ جیسے ممالک میں بھی یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ مثلا کسی ایک مرد پر ایک عورت نے تجاوز یا جنسی زیادتی کی۔

بنیادی طور پر مرد اور عورت کے حالات ہی مختلف ہیں۔ عورت کبھی بھی مرد کی عفت اور پاکدامنی پر تجاوز کرنے والے کے روپ میں ظاہر نہیں ہوسکتی۔ بلکہ صرف مرد ہی عورت کی عفت اور پاکدامنی پر تجاوز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

91۔ کیا اسلام مرد اور عورت کے حقوق کی برابری کا مخالف ہے؟

اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان بھی مساوات کا مکمل پاس رکھا ہے۔ دراصل اسلام عورتوں اور مردوں کےحقوق کی برابری کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ ان کے حقوق کی مشابہت کا مخالف ہے۔ اسلام نے عورتوں سے متعلق تمام حقارت آمیز نظریات منسوخ کرڈالے ہیں۔ قرآن کریم نے اپنی داستانوں میں توازن پیدا کرتے ہوئے ان داستانوں کے ہیرؤں کو صرف مردوں تک محدود نہیں رکھاہے ۔

اگر عورت مرد کے برابرکے حقوق سے بہرہ مند ہونا چاہتی ہے ، تو اس کے لئے اسے مرد کےساتہ اپنی قانونی مشابہت کو ختم کرنا پڑے گا ۔

92۔ انسانی حقوق کا اعلانیہ کن بنیادوں پر مشتمل ہے؟

انسان کا احترام جو انسانی حقوق کے اعلانیہ کی بنیاد ہے، پرانے زمانے ہی سے مشرق اور اسلام کی حمایت کا مرکز و محور بنا ہوا ہے۔ مغربی دنیا جہاں ایک طرف ہر ممکنہ سطح پر انسان کا رتبہ گھٹانے کے درپے ہے، تو وہیں دوسری طرف انسانی حقوق کے نام پر ایک اعلانیہ جاری کرتی ہے۔ دراصل آج کے انسان کی تمام تر لاچاری اور بدبختی کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ "خود" کو بھلا چکا ہے۔

درحقیقت انسانوں کا احترام مغربی فلسفے سے نہیں بلکہ مشرقی فلسفے سے مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے۔

93۔ یہ بتائیے کہ کون سی چیز زوجین کی گھریلو زندگی کے خاتمے کا سبب بنتی ہے؟

جب مرد کی محبت کا شعلہ بجہ جائے تو اس کی گھریلو زندگی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ اور عورت کی محبت کا شعلہ خاموش ہونے سے یہ زندگی نیم جاں ہو کر رہ جا تی ہے۔

اسلام اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتا کہ مرد اور عورت کو جبراً ایک دوسرے کے ساتہ زندگی گزارنے

پر مجبور کردیا جائے۔ مغربی دنیا نے فسادات اور انحرافات کو ہوا دینے کے لئے مردوں اور عورتوں کو برابرکے حقوق فراہم کئے ہیں۔

مرد "کہسار" ہے تو عورت "چشمہ "۔ اسی طرح ان کے بچے پھول اور غنچے ہیں۔ پس مرد عورت کے درمیان امن و آسائش کو کبھی بھی "ایک مسلحانہ صلح" کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

94۔ کیا طلاق دینے کا حق صرف مرد کو حاصل ہے؟

جنہوں نے صرف مردوں کو طلاق کا اختیار دے رکھا ہے، انہیں دو طرح کی شکایت ہے:

۱۔ بعض مردوں کی طرف سے ملنے والی بزدلانہ طلاقوں کی شکایت؛ جو اپنی بیویوں کے ساتھ کئی سال کی زندگی گزارنے کے بعد اچانک نئی شادی کے خواب دیکھتے ہیں اور اپنی پہلی بیوی کو کہ جو اپنی تمام تر جوانی، توانائی اور سلامتی اس کے گھر کی نذر کر چکی ہوتی ہے اور یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی کہ ایک دن کوئی اور آکر اس سے اس کا آشیانہ چھین لےگی، اچانک طلاق دے دیتے ہیں اور اس طرح اس کو اپنے گھر سے خالی ہاتھ نکال باہر کرتےہیں۔

۲۔ مردوں کی طرف سے بزدلانہ رکاوٹ کے سبب؛ جو ایسی بیویوں کو طلاق دینے سے پرہیز کرتے ہیں

جن کے ساتھ مشترکہ زندگی گزارنے کے امکانات بالکل ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔

95۔ کیا مرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ عورت کو طلاق نہ دے اور اس طرح اسے ظلم و ستم کا نشانہ بنائے رکھے؟

لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی بیویوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتے اور اسے بقیہ پوری زندگی، مشترکہ زندگی کی لذتوں سے محروم رکھنے کے لئے اسے طلاق دینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور اس بد قسمت عورت کو شادی اور طلاق کے درمیان معلق رکھتے ہیں (جسے قرآن کی اصطلاح میں "کالمعلقہ" کہا گیا ہے)۔ ایسے لوگ جو صرف نام کی حد تک مسلمان ہیں، اسلام کے نام پر اور اس کے اصلی قوانین کو پامال کرکے مذکورہ اقدامات کرتے رہتے ہیں۔

96۔ کیا اسلام طلاق دینے کی حمایت کرتا ہے یا مخالفت ؟

اسلام طلاق کا سخت مخالف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو طلاق سے بچا جائے۔اس کی نظر میں طلاق واحد ایک ایسی چارہ جوئی کا نام ہے جس کے ذریعہ میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہوسکتے ہیں۔ اسلام ایسے مردوں کو جو آئے دن شادیاں کرتے اور دوسرے دن اپنی بیویوں کو طلاق دیتے رہتے

ہیں کہ جنہیں اصطلاح میں "مطلاق" کہا جاتا ہے، کو خداوند تعالی کے دشمن خیال کرتا ہے۔

97۔ خداوند تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ نا پسند چیز کیا ہے؟

امام صادق علیہ السلام، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: خدا کے نزدیک اسلام میں نکاح کے سبب آباد ہونے والے گھر سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔ اسی طرح خداوند تعالی کے نزدیک اس گھر سے زیادہ **نا پسند** کوئی گھر نہیں کہ جس میں طلاق کی وجہ سے کوئی رشتہ اور پیوند ختم ہوکر رہ جائے ۔

98۔ ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت میں طلاق کا ذکر کس صورت میں ہوا ہے؟

ہمارے دینی پیشواؤں کی سیرت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ لوگ طلاق سے حتی الامکان پرہیز کرتے تھے اسی لئے ہمیں ان کے ہاں انتہائی نادر موقعوں پر طلاق جیسی چیز دکھائی دیتی ہے اور جب بھی انہوں نے اپنی بیویوں کو طلاقیں دی ہیں تو کسی معقول منطق اور دلیل کی بنا پر دی ہیں۔ مثال کے طور پر امام محمد باقر علیہ السلام ایک عورت سے شادی کرتے ہیں اور ان سے بہت لگاؤ رکھتے ہیں، لیکن اچانک انہیں معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ عورت ناصبیہ ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام سے نفرت اور دشمنی

رکھتی ہے اور اس کا دل حضرت علی علیہ السلام کے کینے سے بھرا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس عورت کو طلاق دے دیتے ہیں۔

99۔ کیا شادی کی طرح طلاق کے لئے بھی قوانین وضع کئے گئے ہیں؟

دنیا کے تمام اجتماعات اور اقوام و ملل میں ایک ہی آفاقی قانون کارفرما ہے کہ جس کی بنیاد آزادی اور مساوات پر رکھی گئی ہےاور دیگر تمام قوانین بھی دراصل انہیں دو بنیادوں کے پرتو ہیں ۔ اس کے علاوہ طلاق کے اور بھی کچھ قوانین و احکام بیان کئے گئے ہیں کہ جن کی رعایت اور پیروی کرنا لازمی ہے ۔

طلاق بھی شادی ہی کی مانند کسی بھی قراردادی قانون سے پہلے فطری طور پر ایک خاص قانون کی حامل ہے۔

100۔اسلام میں شادی کے فطری انتظام سے کیا مراد ہے؟

اسلام نے اپنی بنیادیں شادی کے جس فطری انتظام پر رکھی ہے اس کے مطابق خاندان کے نظام میں عورت کو عزت و احترام حاصل ہونا چاہیے۔ لہذا اگر کسی بھی وجہ سے عورت اپنے اس مقام کو کھو بیٹھے، اوراس کے شوہر کا شعلۂ محبت بجھ کر رہ جائے اور شوہر اس کی طرف بے رغبت ہوجائے، تو یہاں پر گھریلو

بنیادیں ڈھا جاتی ہیں اور ایک فطری اجتماع قدرتی طور پر بکھر جاتا ہے۔

101۔ اسلام میاں بیوی کی مشترکہ زندگی کی بقاء کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتا ہے؟

اس راہ میں اسلام نے چند خاص تدابیر اور اقدامات کئے ہیں تاکہ گھریلو زندگی قدرتی طور پر باقی رہے اور فطری انداز سے آگے بڑھےیعنی عورت اپنی محبوبیت اور مطلوبیت جبکہ مرد اپنی طلب اور عورت کی طرف جھکاؤ کے منصب پر فائز رہیں۔ اسلام کی یہ خاص تدابیر بیوی کے اپنے شوہر کے لئے سنگار کرنے، اس کی خاطر اپنی تمام تر خوبصورتی کی نمائش کرنے، اس کی جنسی خواہشات کو پوری کرنے اور اس کے تقاضوں کو رد نہ کرکے اس کی ذہنی خلش کا باعث نہ بنےاور اسی طرح مرد کےاپنی بیوی سے محبت اور مہربانی سے پیش آنے، اس سے اپنے عشق و محبت کا اظہار کرنے اور اپنی محبت کو دل ہی دل میں نہ رکھنے پر مشتمل ہیں۔

102۔ جنسی لذت اندوزی سے متعلق اسلام کی رائے بیان کیجئے۔

اسلام کی تمام تدبیروں کا تعلق اس بات سے ہے کہ جنسی لذت اندوزی صرف گھریلو ماحول تک ہی محدود رکھی جائے اور سماجی ماحول کو جنسی لذت اندوزی کا مرکز بنانے کے بجائے صرف کام کاج اور دوسری

سرگرمیوں کے لئے رکھا جائے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ گھر کے باہر مرد اور عورت کے درمیان تعلقات ہر قسم کے جنسیات سے پاک و صاف ہوں۔ ان تمام اقدامات کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح خاندانوں کو بکھرنے سے محفوظ رکھا جاسکے۔

103۔ کیا اسلام طلاق کو تاخیر میں ڈالے جانےکا موافق ہے یا نہیں ؟

اسلام مرد کو طلاق سے باز رکھنے والی ہر چیز کا خیرمقدم کرتا ہے۔ اسلام نے عمداً طلاق کے لئے ایسی شرائط مقرر کر رکھی ہیں جو قدرتی طور پر طلاق کو تاخیر میں ڈالنے اور غالباً اس سے صرف نظر کرنے کی وجہ بنتی ہیں۔ جہاں اسلام نے طلاق کا صیغہ پڑھنے والے اور گواہوں وغیرہ کو یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ مرد اور عورت کو طلاق سے باز رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں، وہیں طلاق کے صحیح ہونے کے لئے دو عادل گواہوں کی شرط بھی رکھی ہے۔

104۔ کیا شادی کے لئے دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

شادی ایک عہد و پیمان کا آغاز ہے جس کے لئے اسلام نے دو عادل گواہوں کی شرط نہیں رکھی ہے ؛ کیونکہ اس طرح یہ نیک کام تاخیر کا شکار ہو سکتا تھاکہ جو اسلام کو مطلوب نہیں ہے لیکن طلاق کے لئے کہ جو

اس عہد و پیمان کا انجام ہے، دو عادل گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

105۔ کیا اسلام نے مرد کو صرف اس لئے طلاق کا حق دے رکھا ہے کہ وہ عورت کانان و نفقہ فراہم کرتا ہے؟

دراصل اسلام نے مرد پر شادی کے اخراجات، عورت کے عدت کا خرچہ اور اپنی اولاد کی نگہداشت جیسی ذمہ داریاں عائد کرکے اس کی راہ میں ایک علمی رکاوٹ کھڑی کردی ہے جو اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے روک سکتی ہے۔ اگر ایک مرد اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینا اور دوسری سے شادی کرنا چاہے تو اس پر پہلی بیوی کے عدت کےدوران تمام اخراجات اور اس کی اولاد کی نگہداشت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اسے دوسری بیوی کا مہر بھی دینا ہوگا۔ اور اپنی دوسری بیوی اور اس سے پیدا ہونے والے بچوں کے تمام تر اخراجات برداشت کرنا ہوں گے۔

106۔ ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت کیا ہے، ایک ہی مرد یا عورت سے شادی کرنا یامتعدد شادیاں؟

دراصل ایک مرد یا ایک عورت سے شادی کرنا ہی ازدواجی زندگی کی قدرتی صورت ہے۔ کیونکہ یک ہمسری میں خصوصی اور انفرادی ملکیت کی روح کارفرما ہے کہ جو یقیناً مال و دولت کی ملکیت سے بالکل مختلف ہے۔ ایسی شادیوں میں میاں بیوی ایک دوسرے کے جذبات، ہمدردیوں اور جنسی مفادات

کو اپنے لئے مختص اور صرف اپنی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ یک ہمسری کی ضد " چند ہمسری " یا "اشتراکی زوجیت"ہے۔

107۔ کیا موجودہ دور میں زندگی کی دشواریوں کے لئے صنعتی انقلاب کو قصوروار ٹھہرایا جاسکتا ہے ؟

بعض لوگ ان مشکلات کو صنعتی انقلاب کا لازمی نتیجہ سمجھتے ہیں اور اس طرح واپسی کے تمام راستے بند کرنا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ زندگی کی ان مشکلات کا تعلق صنعتی انقلاب کے ظہور پذیر ہونے یا روایتی کھیتی باڑی کے خاتمے سے نہیں۔ بلکہ ان مشکلات کا تعلق ایک قسم کے فکری انقلاب سے ہے اور چند خاص ایسے افراد ہیں جو انسانیت کی اس لاچاری اور بدبختی کے ذمہ دار ہیں۔

108۔ کیا مستقل شادی ذمہ داریوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے یا عارضی شادی؟

مستقل شادی سے میاں بیوی کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ کوئی ایسی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوگا جو بلوغ کے ابتدائی دنوں ہی سے کہ جب وہ جنسی دباؤ میں ہوتے ہیں، شادی کے لئے آمادہ ہو۔

109۔ آپ کے خ‌ی‌ال م‌ی‌ں متعدد شادی‌وں ک‌ی اصل وجہ ک‌ی‌ا ہے؟

چند شوہری ک‌ی شکست ک‌ی اصل وجہ ی‌ہ ہے کہ نہ ی‌ہ مرد ک‌ی طب‌ی‌عت سے سازگار ہے اور نہ عورت ک‌ی طبع‌ی‌ت کے مطابق۔ جہاں تک مرد کا تعلق ہے، تو ی‌ہ عمل نہ تو اس ک‌ی انحصار طلب‌ی ک‌ی عادت سے سازگاری رکھتا ہے اور نہ اس کے اطم‌ی‌نان پدری کے اصول سےم‌ی‌ل کھاتا ہے ۔

110۔ مشترکہ زندگ‌ی کو توازن اور تعادل بخشنے والا بہتر‌ی‌ن عامل کون سا ہے؟

عورت مطلوب‌ی‌ت اور جواب دہ‌ی کا سرچشمہ ہے۔ او ر‌ی‌ہ اس کے احترام و ح‌ی‌ث‌ی‌ت کا بہتر‌ی‌ن ضامن ہے اور مرد ک‌ی جسمان‌ی طاقت کے مقابلے م‌ی‌ں اس ک‌ی جسمان‌ی کمزوری کو زائل کرتا ہے؛ ن‌ی‌ز اس ک‌ی مشترکہ زندگ‌ی م‌ی‌ں توازن اور تعادل لانے والا بہتر‌ی‌ن عامل بہ‌ی ی‌ہ‌ی ہے۔

کتاب سے متعلق سوالات

1۔ مسلمانوں ک‌ی نگاہ م‌ی‌ں م‌ی‌اں ب‌ی‌وی ک‌ی ا‌ی‌ک دوسرے ک‌ی طرف محبت اور جھکاؤ ک‌ی وجہ ک‌ی‌ا ہے؟

الف: عشق

ب: محبت

ج: خداوند تعالی کا وجود

د: سب صحیح ہیں

2۔ "تمام قسم کے جنسی روابط ناپاک اور پلید ہیں" کا نظریہ کس عقیدے کی بنا پر وجود میں آیا؟

الف: جنس مادہ تباہی و بربادی ہے

ب: ہم جنس پرستی کا برا عقیدہ

ج: جنسی تعلقات قابل نفرت عمل ہے۔

د: جنسی روابط نفسیاتی بیماریوں کی جڑ ہے

3۔ شادی کے بارے میں ارباب کلیسا (پاپ اور پادریوں) کا عقیدہ کیا ہے؟

الف: تقوی کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

ب: ایمان کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

ج: ہدف اور مقصد کا تقاضا ہے کہ شادی سے پرہیز کیا جائے۔

د: سب صحیح ہیں

4- کلیسا کس نیت کے تحت شادی کو جائز قرار دیتا ہے؟

الف: لذت

ب: لطافت

ج: تولید نسل

د: کوئی صحیح نہیں

5- طلاق کے بارے میں "کلیسا" کی کیا رائے ہے؟

الف: اس کی ممانعت ہے۔

ب: جائز عمل ہے۔

ج: بعض اوقات جائز ہے۔

د: کوئی صحیح نہیں۔

6- عورت کی تحقیر کرنے والے عقائد کون سے ہیں؟

الف: عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوسکتیں۔

ب:عورتیں نفس ناطقہ نہیں ہیں۔

ج: عورتیں انسان اور حیوان کے درمیان ایک برزخ جیسی حالت کا نام ہے ۔

د: سب صحیح ہیں

7۔ اسلام کی نگاہ میں جنسی روابط کی محدودیت کا سبب بننے والی چیز کیا ہے؟

الف: سماجی مصلحتیں

ب: مذہبی مصلحتیں

ج: سیاسی مصلحتیں

د: دینی مصلحتیں

8۔ اسلام کی "شادی"کے متعلق کیا رائےہے؟

الف: معنویت کے منافی عمل نہیں ہے۔

ب: روحانیت کے منافی عمل نہیں ہے ۔

ج: انبیاء کے اخلاق کا ایک حصہ ہے۔

د: سب صحیح ہیں

9۔ جنسی اخلاق کو کون سے اخلاق کا ایک حصہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

الف: عام اخلاق کاحصہ

ب: خاص معنوں میں استعمال ہونے والے اخلاق کاحصہ

ج: عملی اخلاق کاحصہ

د: نظریاتی اخلاق کاحصہ

10. ول ڈیورنٹ کی نگاہ میں جنسی روابط کو صحیح طریقہ سے انجام دینا کس طرح کی ذمہ داری ہے؟

الف: اخلاقی ذمہ داری

ب: سماجی ذمہ داری

ج: دینی ذمہ داری

د: انفرادی ذمہ داری

11. ول ڈیورنٹ کی نظر میں اخلاق کی جڑ کیا ہے؟

الف: فطرت

ب: روزمرہ کے واقعات

ج: تلخ واقعات

د: ناگہانی واقعات

12. فرائڈ کی نظر میں جنسی اخلاق کی اساس کیا ہے؟

الف: محدودیت

ب: ممنوعیت

ج: محدودیت اور ممنوعیت

د۔ اخلاق

13۔ نئے جنسی اخلاق کے حامیوں نے اپنے نظریات کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی ہیں؟

الف: دو اصولوں پر

ب: تین اصولوں پر

ج: چار اصولوں پر

د: پانچ اصولوں پر

14۔ نئے جنسی اخلاق کے حامی لوگ انسان کی سعادت کو کس چیز سے مشروط سمجھتے ہیں؟

الف: اس کی قابلیت سے

ب: اس کے اخلاق سے

ج: اس کے مذہب سے

د: اس کے وجدان سے

15۔ نئے جنسی اخلاق کے حامی لوگ انسان کی آزادی کو کس حد تک جائز خیال کرتے ہیں؟

الف: یہ آزادی محدود نہیں ہے

ب: یہ آزادی محدود ہے

ج: جہاں تک یہ آزادی دوسروں کی آزادی میں خلل نہ ڈالے۔

د: کوئی صحیح نہیں

16۔ اخلاقی روش سے کیا مراد ہے؟

الف: عام مفادات کے درمیان ہماہنگی قائم کرنا

ب: معاشرے کے افراد کے درمیان ہماہنگی پیدا کرنا

ج: عام اور خاص مفادات کے درمیان ہماہنگی قائم کرنا

د: معاشرے کے افراد کے عام اور خاص مفادات کے درمیان ہماہنگی پیدا کرنا

17۔اسلام کی نگاہ میں میاں بیوی کے تعلقات کے لئے کون سا ماحول مناسب ہے؟

الف: سماجی ماحول

ب: گھریلو ماحول

ج: خصوصی ماحول

د: عمومی ماحول

18- آنے والی نسلوں کی سعادت کا انحصار کس چیز پر ہے؟

الف: سماجی حالات پر

ب: گھریلو حالات پر

ج: اقتصادی حالات پر

د: سیاسی حالات پر

19- سماجی اور انسانی جذبات کو پروان چڑھنے کے لئے کیسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے؟

الف: سماجی ماحول کی

ب: خصوصی ماحول کی

ج: زندگی سے بھرپور ماحول کی

د: گھریلو ماحول کی

20- قرآن کریم نے مومنین کے پاک ایمانی جذبات کی تشبیہ کس چیز سے دی ہے؟

الف: بھائی چارے کے جذبات سے

ب: انسانی جذبات سے

ج: اچھے اخلاق سے

د: نیک رویے سے

21۔ قابلیتوں کے پروان چڑھنے کے کیا فوائد ہیں؟

الف: اس سے نفسیاتی توازن برقرار ہوتا ہے

ب: نشاط آور ہے

ج: سماج میں امن و سکون قائم ہوتا ہے

د: سب صحیح ہیں۔

22۔ اکثر ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کی اصل وجہ کیا ہے؟

الف: احساس محرومیت

ب: جنسی امور میں احساس محرومیت

ج: تمام امور میں احساس محرومیت

د: سب صحیح ہیں۔

23۔ فطری خواہشات کی تسکین کن حالات میں ممکن نہیں؟

الف: جب یہ حیوانی صورت اختیار کرلے

ب: جب یہ نفسیاتی پیاس کی شکل اختیار کرلے

ج: جب قابو میں نہ ہو

د: سب صحیح ہیں

24- سیاسی اخلاق کا تعلق کیسی جبلت سے ہے؟

الف: طاقت

ب: جاہ طلبی

ج: طاقت اور جاہ طلبی

د: کوئی نہیں

25- جنسی اخلاق کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ کیا ہے؟

الف: مہربانی

ب: عشق

ج: عدل و انصاف

د: مروت